سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم

این کتاب فضائل نصاب حسب الطلب [illegible] تصنیف [illegible] فصحا و بلغا [illegible]

تلخیص معانی

به سعی بسیار و عرق ریزی بیشمار کارپردازان مطبع در مطبع

منشی [illegible] نولکشور [illegible] طبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیشمار اور ثنائے متوافر اوس خالق فصاحت اور بلاغت کے لئے زیبا ہی کہ جسنے قران مجید اور فرقان حمید کو معجزہ نبی امی کا ملک عرب مین نازل کیا کہ بدلیل آیہ وافی ہدایہ قل لئن اجتمعت الانس والجن الی آخرہ تمام فصحا عاجز ہو کر ایک آیت مثل اوسکی نہ لا سکے اور صلواۃ نامحدود اور تحیات غیر معدود اوس اشرف المرسلین کے لئے بجا ہی کہ بمنطوق لازم الوثوق انا افصح العرب والعجم کملای شعرا

جسکے مقابلہ مین معترف بعجز و قصور ہوے اور درود و سلام
حضرات آیمۂ طاہرین پر ہو جیو کہ کتاب نہج البلاغت اور دیوان
مرتضوی و دیگر قصاید شاہد اونکی فصاحت اور بلاغت کے
ہین اما بعد فقیر پر تقصیر خاکسار ذرہ بیمقدار المتمسک بالثقلین
کلب حسین متخلص **بنادر** ابن احترام الدولہ دبیر الملک
میرزا کلب علیخان بہادر ہیبت جنگ حشرہ اللہ تعالی مع السادات والابرار
کہ ادنی خوشہ چینیان خرمن فضل و کمال سخن سنجان ماضی و
حال سے ہی باکمال بیمیدانی و اقرار ابجد خوانی چند سطور مختصر قلمبند
کرتا ہی در باب امور واجب الترک و مستحسن الترک رد زمرہ الفاظ
و محاورات اردوے زمانہ سابق و حال و بعض دستورات
و قواعد تذکیر و تانیث و اختلاف استعمال ساکنان دیار مغرب

و مشرق بلین طیبہ لکہنو اور اس رسالہ کو ایک مقدمہ اور پانچ فصل
اور خاتمہ پر مرتب کیا مقدمہ سبب تالیف کتاب مین پہلی فصل امور موجب الترک
و مستحسن الترک محاورات اردوی قدیم و جدید مین دوسری فصل طریق
دریافت تذکیر و تانیث اور بعض قواعد جمع اسماکے با دیگر فواید زواید
مین تیسری فصل اختلاف روزمرہ گفتگوی ساکنان شہر شرق
لکہنو مین چوتھی فصل بعض مصطلحات و مرکبات علم صرف مین
پانچوین فصل بعض مصطلحات و مرکبات علم عروض و قوافی مین
خاتمہ بعض فواید زواید امور قابل ترک و اختیار محاورات و الفاظ
وغیرہ مین ترتیب دیکر یہ **تلخیص معلی** موسوم کیا گیا سنہ
تالیف اسی نام سے بحساب ابجد حاصل ہوتا ہے اور قطعہ تاریخ تالیف

قطعہ

فکر مولف موزون ہوا ہے

فراہم شد چو این نادر قواعد	تو گوئی آمد در کوزہ دریا
زبان خواہشم تاریخ تالیف	ندا آمد کہ تلخیص معلے ۱۲۸۰ھ

فضل الٰہی سے امید ہے کہ مقبول طبائع اہل کمال ہو جو حضرات ملاحظہ فرماویں حتی الوسع اصلاح کریں اور سہو اور خطا پر معترض نہ ہوں کیونکہ انسان کو اس سے چارہ نہیں اصل مدعا جہاں بانان مقتضیات ایام عالم عام شکر و سپاس دولت بہیہ انگلشیہ کو کہ بسبب عمدہ دستور العمل تربیت پرور کے ایجاد کیے اور سلطنت میں ہر گونہ رواج پائیں ازانجملہ یہ کہ تحریر معاملات سرکاری بزبان اردو ہندوستان میں جاری فرمایا کہ عملہ کار دانی اور اکابر اصحاب غرض اپنے اپنے مطالب کو بخوبی فیصل کریں فی الواقع وہ زبان کہ تمام قلمرو میں رائج ہے کہ زبان بادشاہ ہو یا بیان رعایا یکساں سمجھیں ہر زبان سے لطف زیادہ ہے اگرچہ ایک قدر ناواقف گئے چنانچہ سنہ ۱۸۳۴ع میں ٹھیٹ کالکٹر ضلع جاری ہوا کانپور سے سب سے پہلے مسٹر ... صاحب جنٹ مجسٹریٹ نے اس کی تحریر جاری کی

بعد اوسکی بتدریج جملہ اضلاع میں رواج ہوگیا مگر افسوس کہ جسطرح یہہ پذیرا
عبارت لکھی جاتی ہے وہ اکثر قواعد اردو کے خلاف اور محض غیر فصیح اور عکس محاورہ
زبان واقع ہوتی ہے اور وہ قصبجات اور بولچال مقامیان کا نتیجہ ہے بیشتر تذکیر و
تانیث میں اکثر غلطی ہوتی ہے اور بوجہ اسکے اسقدر الفاظ عربی فارسی کے کثرت سے
ہوتی ہیں کہ ساکنان دیہات سمجھ نہیں سکتے ابتک کوئی کتاب بانضباط
قواعد مفیدہ نہیں لکھی گئی کہ وہ ابتی اہل تحریر کو ہدایت ہو اور اغلاط برطرف ہوں
اور اسی کام کے لیے بکار آمد کتابیں واسطے طالب علمان ہوسکے خاکسار نے اس رسالہ مختصر
کو مرتب کیا ہے اور وہ اگر اردو فصیح کا رواج منظور ہو تو اس رسالہ کا مطالعہ آئندہ ہو
اور اگر تفہیم بعض کاشتکاران وغیرہ کا ہو تو ہماری دوسری کتاب اوسکو کافی ہے
موسومہ سرمایہ لا ہے کہ جسمیں ایک لفظ بھی عربی اور فارسی کا نہیں ہے زبان جو
اطراف و دیہات میں مستعمل ہے امید قوی رکھتا ہوں کہ جب یہہ رسالہ نظر ایشان

مشید بنیان شوکت ممهد قواعد عدالت انجم سپاه فلک بارگاه قمر رکاب

آسمان جناب قیصر سپهر سالی سپهر مهر عدالت نوشیروانی غربا پرور

دادگستر عاجز نواز دشمن گداز عطا گستر درهم مروج حشمت جامی داد و دهش و

انصاف ماحی ظلم و اعتساف کثیر الرماد طویل النجاد گوهر

بحر عطا منبع جود و سخا عمدهٔ رؤسا کرام قدوهٔ

امراے عظام نجم درخشندهٔ اوج دولت و اقبال

دُرّ از رنگ محیط حشمت و اجلال خورشید برج سروری

ماه اوج غربا پروری یکه تاز میدان شجاعت و

دلیری فارس مضمار پردلی و شیری صاحب السیف

و القلم اهل جود و همم متقن قوانین انصاف گستری

موجد آئین رعیت پروری نایب السلطنت مشیر

دولت امیر کبیر وزیر باتدبیر جناب صاحب

آنریبل سر جان لیرڈ میر لارنس

بارنٹ جی سی بی کی ایس آئی ویسرائے

و گورنر جنرل ہندوستان دام ملکہ و عدلہ

ہوگا انتظام فوائد عام رعایا بالضرور حکم فیض شیم

اسکے انطباع کے لئے نفاذ پاکر تقسیم اسکی جملہ

مدارس اور کچہری ہاے حکام مین رواج کے لیے ہو

فصل اول وجہ مشہور ہونے زبان ہندی کے

مہ کیا خوب ہے کہ حضرت آدم صفی اللہ علیہ علی

نبینا و آلہ الصلوۃ والسلام کا ورود بہشت سے پہلے

ہندستان ہی میں ہوا اور تکلم آپکا ابتدا اسی ملک

مین واقع ہوا بعد وسکے ایکی نسل جو اور ملکونمین پہونچی تب وہ زبانین
مختلف جاری ہوئین اس زبانکی ترتیب پچاس حرفون سے ہی
اٹھائیس حروف عربی کے اور چار حرف مخصوص فارسی پ
چ ژ گ اور سترہ حروف مخصوص ہندی کے اور وہ یہ
ہین ٹ بھ پھ تھ ٹھ جھ چھ دھ ڈھ ڑ ڑھ کھ گھ لھ مھ نھ
ہا ہی ہوز سی ملے ہوئے ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ زبان ریختہ وہ زبان ہے
جسمین سب زبانین مستعمل ہون بازار لشکر شاہجہان
بادشاہ مین ہر ایک ملک کے آدمی رہتے تھے
اون لوگون کی زبانون مین جسطرح تلفظ جاری تھا
اوسکو نام زد بارد و کیا ابتداء زبان اردو
بہت سے بے ربط تھی بتدریج صفائی پیدا ہوئی

گئے واضع نظم اردو حسب مشہور امیر خسرو دہلوی سُنے جاتے ہین لیکن اونکے
ولی گجراتی صاحب دیوان ہوئے اونکے بعد میر و مرزا اور بہت سے لوگون نے
تدوین اس فن کی کی ہے مولف کو قدما کی حرف گیری اور نکتہ چینی مقصود
نہین بلکہ اونکو مدون اور استاد وقت اس فن کا جانتا ہون مثالین اونکے
اشعار کی صرف واسطے ثبوت طریقہ سابقہ و امتیاز متروکات حال کے لکھی ہین جن
حضرات کو پسند ہو وہ مختار ہین کہ عمل نکرین مگر مولف کو بحث و تکرار سے معاف رکھین
الفاظ متروکہ اوس زمانہ کے جو اشعار مین موزون ہوتے تھے بہت ہین از انجملہ کچھ
لکھتا ہون کہ حسب رواج زمانہ حال کا نونکو گران معلوم ہوتے ہین از انجملہ او
بجاے طرف و اودہر بمعنے طرف بجاے اودہر مضموم مجہول و سجن بجاے صنم و ون بجاے
بغیر و سدا بجاے ہمیشہ و لوہو بجاے لہو و دکہ بجاے رنج و میان بجاے
معشوق و نین بجاے آنکہہ و سون و سیتی بجاے

سی و تئین بجاے اوسکو و بیچ بجاے درمیان و
انکھڑیان بجاے آنکھین و ٹک بجاے کچہہ و تنک بجاے اندک
و کمیا بکسرہ معروف بجاے کہ ہر مکسور مجہول چنانچہ ان مصارع
متفرقہ سے مثالین اون الفاظ کی پیدا ہوتی ہین مصرعہ
ہم ہین سے تکتے صنم تمہارے اور مصرعہ قاصد سے
یہہ کہہ دو خبر اودہر ہی کو لیجاے مصرعہ مطلب
نہین کسی سے بندہ ہین ہم سجن کے مصرعہ
دل نہین پاتا ہے جا بن مصرعہ رہتا ہے اشتیاق
تمہارا ہمین سدا مصرعہ نت دل کو دکہاتا ہے
وہ عیار ہمارے مصرعہ اشک کی جا ہی میری انکھون سی
لہو جاری مصرعہ چاند شرمندہ ہی تیری مکہہ سی

مصرعہ میان ہم سنتے ہین تیری کمر ہے

مصرعہ یہہ وہ نین ہین جن سے کہ جنگل ہرے ہوئے

مصرعہ لاگ رونے سے ہے اپنے دل کے تئین مصرعہ

جسطرح دو مست جکڑے ہوئین زنجیر فولکو بیچ بیت

انکھڑیونکو اوسکے خاطر خواہ کیونکر دیکہئے سو طرف دیکہیئے تب ٹک

اودہر دیکہیئے بیت رہی تا دم مرگ بیتاب سے ہے

نہ اوسن بن تنک صبر آیا ہمین بیت کچہہ عشق و ہوس

مین فرق نہے کرے کید ہر ہی وہ امتیاز تیرا

اور بہت سے الفاظ اسی قسم کے اون حضرات کی

دواوین مین موجود ہین کہ خوفاً عن التطویل اسی قدر

پر اکتفا کیا اور آئیان اور جائیان اور

آتی ہی اور جاتی ہی بجاے آتین اور گئین اور
آتا ہے اور جاتا ہے اکثر اشعار مین موجود ہے
چنانچہ تقی میر کی ان دو شعرون سے صاف ظاہر ہے

میر بارہا وعدون کی راتین آئیان	طالعون نے صبح کر دکھلائیان
اے صبا الطاف اپنا وضع دکھلا گئی	جھڑکیاں او رہا کو شرما گئی ہے

یہانتک تو چندان مضائقہ نہین اسلئے کہ یہہ سب الفاظ
ہندی ہین مگر عجب یہہ ہی کہ یہہ حضرات ایسے زبردست
ہے کہ عربی اور فارسی الفاظ مین بر خلاف لغت
اور برعکس استعمال اہل زبان جو چاہا اپنے اختیار سے
دخل و تصرف کیا اور اوسکے علاوہ تعقیدات لفظی
و معنوی و ضعف تالیف اور بندش کی گنجلک

اور ترک حروف روابط اور اختلاف تذکیر و تانیث
اور وقوع ایطا یہہ سب انکے کلام مین بکثرت موجود ہین
مختصر لکہا جاتا ہے مثلاً لفظ دیوانہ باشباع کسرۂ معروف
حرف اول وسکا بکسرۂ مجہول موزون ہونا جیسا
کہ اس شعر مین تقی میر کے میر

رات پیاسا تہا میرے لوہو کا	ہون دوانہ ترے سگ کو کا

اس شعر سے مثال تین امور مروجہ سابق اور متروکہ
حال کی پیدا ہوتی ہے ایک تو حذف الف تہا کا
دوسرے لہو کا لوہو تیسرے دیوانہ کا دوانا موزون
ہونا ازانجملہ ہے لفظ نشار کا کہ شین قرشت
ساکن ہے اوسکا متحرک استعمال مین آنا جیسا کہ اس

شعر ثابت ہے

کہلا نشی مین جو پگڑی کا پیچ اوسکی میر	سمند ناز پر اور ایک تازیانہ ہوا

ازانجملہ ہی اختلاف تذکیر و تانیث جیسا کہ اس شعر میر سے واضح ہے

بہیر خلق یکجا ہوئی کنارے پر	حشر برپا ہوئی کنارے پر

یہہ شعر مثنوی مشہورہ میر کا ہے کہ حشر کو برخلاف جمہور مونث موزون کیا ہی ور اگر حشر کو مذکر پڑہیے تو تذکیر خلق کی لازم آتی ہے کہ وہ صاف صحیح مونث ہی ازانجملہ ہی اختلاف لغت الفاظ عربی مین جیسا کہ اس مصرعے سے واضح ہوتا ہے مصرعہ بنتی کا دلول نہ ایک فقرہ صدر تہا ❊ یہہ مصرعہ جو اقبال کا داخل کلیات سودا ہی دوال نہ لوسیا ہی کو ہتو

ہین مگر اضافہ یای حطی کا خیال مین نہین آتا اور
فرض ساکن الاوسط ہی متحرک ہونا اوسکا امر عجیب ہے الصا
ذات پاک اوسکے مبرہن کنہ عز وجل ہے یہہ مصرع قصیدہ
مشہورہ سودا کا ہے کہ کنہ ساکن الاوسط کو متحرک الاوسط
موزون کیا ہی ازانجملہ ہے مشدد ہونا لفظ
غیرو کا کہ اصل مخفف ہی یعنی یای حطی مشدد نہین
ہے چنانچہ اس شعر سے ظاہر ہی حسن

اگرچہ پیگہ وہ غیرو سے	ولی پرورش سکی منظور ہے

ازانجملہ ہے مضاف اور مضاف الیہ ہونا
عربی اور ہندی کا کہ ناجائز محض ہے جرأت

شیخ غزنی ہے کی گنگا کا	کیونکہ ہوں عشق پاک ان سے

ظاہر ہی کہ لباس عربی ہے اور یہ پہلکاری ہندی
کیونکر یہ ترکیب درست ہو سکتی ہی از انجملہ ہی
ترک ہونا حرف رابطہ کا جیساکہ اس مصرع
سے پایا جاتا ہے مصحفی خوب رو پایین پہ اپنے گھیر گر تو
ظاہر ہے کہ بعد لفظ دیکھ کے لفظ کر کا ہونا
ضرور تھا کہ رہ گیا از انجملہ ہے ترک کرنا
لفظ نے کا بعد لفظ ہم پایین کے جیساکہ اس شعر
سے پیدا ہے میر

کہا تھا میں نے کچھ غیر کی اور	تو شوخی آنکھ مجھ سے ہی چھپا لی

واضح ہو کہ اس شعر سے مثال تین امور مستعملہ قدیم
اور متروکہ حال کی حاصل ہوتی ہے ایک تو

ترک ہونا نے کا بعد لفظ ہم یا ہین کے دوسرے
موزون ہونا لفظ اور کا بجاے طرف تیسرے
تعقید لفظی یعنی چاہیے تہا کہ آنکہہ مجہسے چہپائی ہے
ہوتا از انجملہ ہے موزون ہونا ہم
پاس یا مج پاس کا بجاے ہمارے پاس ور میرے
پاس کے جیسا کہ اس شعر سے ثابت ہوتا ہے

شاہد پرستیونکو ہم پاس کہان ہے	سیمین تنونکا ملنا چاہی کچہہ تمول ہے

اس شعر سے مثال دو امور مستعملہ سابق اور متروکہ
حال کی حاصل ہوتی ہے ایک تو ہم پاس
بجاے ہمارے پاس دوسرے چاہی
کی بجاے چاہتا ہی کے ازانجملہ ف

ایسا ہوتا ہے کہ شعرا خصوصاً مرثیہ گو ایک شعر مین دو طرح کے خطاب ایک مخاطب کے لئے موزون کرتے تھے مثلاً ایک مصرعہ مین تم اور دوسرے مین آپ اب یہہ متروک ہی چنانچہ مرثیہ دبیر جسکا مصرعہ اول یہہ ہے مصرعہ عاشورہ کو جب گرم ہوا موت کا بازار ۔ شاید اس بیان کا ہی دبیر

اکبر نے کہا صبر کرو ای شہِ عالم	ہم آپکی آغوش مین مہمان ہین کوئی دم
بس کون تو کچھ فکر جز اسکا نہین غم	افسوس کہ حسرت ہے یہی ہوش مین ہیں ہم

صاف ظاہر ہی کہ مصرعہ اول مین صبر کرو اور مصرعہ ثانی مین ہم آپکے موزون ہوا ہے چاہئے کہ جب آپ کا لفظ آیا تو صبر کیجئے موزون ہوتا اور

ایسا ہی حال ہے مصرعہ دوم اور سیوم کا اسلئے کہ ایک
مصرعہ مین ہم اور ایک مصرعہ مین نبل اپنی نسبت خطاب
خلاف روزمرہ ہی ازانجملہ ہے لفظ مت
کا معنی نفی کہ پیش ازین مروج تھا اب متروک
ہی جیسا کہ اس شعر مین میر

ویسے مت جا کہ حیف و بکا وقت	جو کوئی اوس مکان سے نکلا

ازانجملہ ہی لفظ جیون کا معنی مانند کہ پیش ازین
مستعمل تھا مگر متروک ہو گیا چنانچہ اس شعر مین میر

اونکو سوز روتی ہی جیون شمع جلگیا	گرمی سے مین تو آتش غم سی پگھلگیا

ازانجملہ ہی حروف علت جو آخر الفاظ عربی
اور فارسی مین آتے ہین اونکا خوب واضح

ہونا تلفظ مین چاہیے سبکی کے ساتھہ دیکہو
زبان پر نہ آئین مگر الفاظ ہندی مین خصوصاً
بمقام جمع مضایقہ نہین ہے رشک

نظرون سے جو چھپے باندھ چھپایا جو مری نظر سے	لکھی تصویر مین لکھون جو رخ غنچہ دہن دیکھا

نظرون اور لاکہون مین سقوط واو کا ظاہر ہے
ازانجملہ ہی لفظ ساتھہ اور ہاتھہ کہ شعرای
سابق خصوص مرثیہ گو بات اور رات
کے قافیہ مین صرف کیا کرتے تھے اور
یہ ظاہر ہے کہ ہاے مخفی جو کہ ساتھہ اور
ہاتھہ مین ہے وہ بات اور رات کے ساتھ
قافیہ ہونیکے لئے مانع ہی مگر اسکا کچھہ

خیال نہ تہا چنانچہ ایک مرثیہ کہ جسکا مصرعہ اول
یہہ ہی مصرعہ جب سے علم فوج کا دنیا میں نشان ہے
۹۱ بند میں یہہ چار مصارع ہیں دبیر

عباس کے خاطر سے ہیں کہتے نہیں بات	فرماؤ تو فرزندونکے سر پہ رکہوں ہاتھ
عباس کا اور آپکا اک عمر کا ہی ساتھ	حضرتکی غلامی سے اونہیں فخر و مباہات

ان چاروں مصارع سے مثال دو باتونکی حاصل
ہوتی ہے ایک تو ہاتھ اور بات کا قافیہ
ہونا دوسری لفظ رکہو کا کہ جسمین کاف مشدد
ہی اور مخفف موزون ہوا ہے ازانجملہ
لفظ اوپر کا معنی بالا کہ پہلے مروج تہا اب متروک
ہی اور صرف پر کو کافی جانتے ہین چنانچہ اس شعر

سے ثابت ہے حسن

لب نازک اوپر وہ مہنال دھر	نکالی تھی پیڑ دے سے دودھ جلد

اس شعر مثنوی سے مثال تین امور وجہ سابق اور متروکہ حال کی پیدا ہوتی ہے ایک تو یہہ کہ بجاے پر اوپر موزون ہوا ہے دوسرے مہنال دھر بجاے مہنال دہر کر تیسرے نکالے سے تھے بجاے نکالی تھی کے جانا چاہیے کہ جب زمانہ سابق کے شعرا کا بے احتیاطیوں مین یہہ حال تہا جسکا شمہ بمنزلہ یکے از ہزار و اندکے از بسیار باختصار اوپر لکھا گیا تو اوس زمانہ کے مرثیہ گو بھی بہت سے اغلاط و تفریط کو کام فرماتے

تھے جیسا کہ مرثیہ مشہورہ مرزا کا یہہ مصرعہ سودا

لے سیل تا بدشنہ و برچھی سے تا خنجر ۔ اس مصرعہ

سے مثال دو امرون کی حاصل ہوتی ہے

ایک تو دشنہ کہ فارسی ہی اور برچھی کہ ہندی

ہی دونون مین واو عاطفہ آیا کہ یہہ نہین چاہیے

اور دوسرے خنجر کا نون ساکن وہ بطور غنہ آیا ہی

اوسی مرثیہ کا یہہ مصرعہ ایضاً بیٹی چھپی تھی ماں کے

ماں بیٹی کے کنے ۔ اس مصرعہ سے مثال دو امرو

کی حاصل ہوتی ہے ایک تو یہہ کہ چھپی تھی بجای

چھپتی تھی کے اور دوسری لفظ کنے بجای

بیٹی کے پاس کے ایک شعر اور ایک مصرع

کے سلام کا بیت

جبسون حضرت نبی کیا رحلت — تبسون ہی چل چلی سلام علیک

اس شعر سے مثال تین امرون کی حاصل ہوتی ہی
ایک یہہ کہ سون بجائے سے کے دوسرے کیا رحلت
یعنی رحلت ہوئی تیسرے چل چلی بجائے
چل چلاؤ جب اس طرح کے مراثی اور سلام مشہور
ہندوستان ہوئے تو اہل بنگالہ کو بھی حوصلہ مرثیہ
گوئی کا پیدا ہوا اور بہت کچھہ کہا ایک
مطلع اون مین سے یہہ ہی بیت

پھری ماتم صفا چہرہ واہ کیا سان — وہ بچہ کا مُنہ کا بکا ہی سان

قربان اون خوش اعتقاد رونے والون کے جو ایسے

کلام سنکر روتے تھے ہمارے اوستاد
صافی نہاد فردوسی زمانہ معنی آفرین یگانہ خاقانی
پایہ انوری سرمایہ نظامی دہر سعدی مرتبت مسیحا
نفس معنی شناس دقیقہ رس نقاد مضامین نو
وکہن روح معنی جان سخن موسس اساس سخنوری
مخصص بنیان نکتہ پروری مصر سپہر فضل وکمال یادگار
اساتذۂ ماضی وحال بانی طرز جدید واضع قواعد
سخن مدون دواوین فصاحت متقن قوانین بلاغت
کاشف حقایق فروع واصول واقف دقایق معقول
منقول عمدۃ الفصحا قدوۃ البلغا الوذعی اللمعی علامی فہامی
جناب شیخ امام بخش متخلص بناسخ علیہ الرحمۃ

نے کہ بیاوری طبع وقاد و برسای ذہن نقاد
کسیکے شاگرد نہ تھے اپنے عہد فصاحت مہد مین
ان سب لغویات اور حشویات کو دور کرکے ایسی
صحت محاورات اور صفائی بندش و شستگی زبان
اور روزمرہ کی پیدا کی کہ سخنوران پایہ بلند اور
دقیقہ رسان ہنرمند نے بدل پسند کیا اور
انگشت قبول کو آنکھون پر رکھا سبکو اون امور
مین محل گفتگو نہ پایا بلکہ سب نے وہی طور اختیار کیا
اس پچاس ساٹھ برس کے زمانہ مین صفائی سخن بہ از گوہر
آبدار ہوئی اور ہرایک کو اوسکی پیروی اور تقلید
ملحوظ رہی بعد وفات جناب مغفور چند شخص شاگرد دان

رشیدے ایسے نامور ہوے ہیں کہ سب نے اونکو بہا اور
اہل کمال سے جانا از انجملہ جناب سید علی اوسط
صاحب رشک سلمہ اللہ اور خواجہ وزیر مرحوم اور مرزا
محمد رضا برق مغفور اور شیخ امداد حسین مجرکہ ہر ایک
ان مین سخنور یگانہ اور بے مثل زمانہ ہی صاحبان
طبایع اخاذ ہین اور اذہان انکے نقاد سید علی
اوسط صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بڑے صاحب تدقیق و اہل
استعداد با تحقیق ہین کہ مثل و نظیر اپنا نہین
رکہتے چند قواعد اور اصول و قیود اختراع کئے
کہ اکثر قابل قبول و پسند اہل سخن ہین چنانچہ اکثر
اونکی پیرو انکے اونہین قیود کے ساتھہ شعر

موزون کرتے ہین اگرچہ فی الجملہ دشواری
فکر مین ہوتی ہی مگر اسمین شک نہین کہ اونمین
اکثر امور پسندیدہ ہین بعض تو بطور کلیہ اور بعض بطور
اکثریہ تجربہ سے اور غور سے معلوم ہوتے
ہین اونمین سے کچھہ مناسب مقام سمجھکر
زینت ان اوراق کی کیے جاتے ہین علی العموم
اعلان ہوا ازانجملہ ہی کہ جو نون آخر الفاظ
عربی و فارسی مین آتا ہے اگر وہ بے کسی
مرکب کے ہو تو باعلان موزون کیا جاہیے جیسا
اس مصرعہ مین ہے طبیب کیسے اوتار لیتے
بلا کر سکا نہین اور جو نون آخر لفظ مین آ

باترکیب ہو اوسکا اعلان موزونیت مین نکیا
جاے جیسا کہ اس شعر سے واضح ہوتا ہے مشک

پیکا رہے بدن جو وہ جان جہان نہین	لطیف نتا کیا ہے جو آرام جان نہین

غرض یہہ ہی کہ جسطرح سی الفاظ روزمرہ گفتگو مین بولی
جاتے ہین اسیطرح سی موزون بھی ہوا کرین
مگر چند الفاظ ایسے بھی ہین کہ جنمین یہہ قاعدہ
قایم نہین رہتا مثلاً گران اور خزان اور روان
اور دوان اور طپان اور عیان اور مہان وغیرہ
ذالک انمین اعلان نہین چاہیے اسلیئے کہ روزمرہ
گفتگو مین فصحا یہ اعلان نہین بولتے ہین اسسبب
اسکا اعلان جایز نہین مگر مخفی نرہے کہ الفاظ نا

گو کہ مرکب ہے دونون طرح باعلان و باخفا موزون کیا ہی مگر یہہ شاذ ہی جیسا کہ میر صاحب ہی کی اشعار سے مثال دونونکی حاصل ہوتی ہی مثال اعلان رشک

سسک رہی ہین گئے ناتوانی سے باہر	قدم نکال کسی دن مکان سے باہر

مثال غیر اعلان رشک

عاشق جہان کو نظر آئی ہی میر سیاہ	ہی لاغر یہہ میں سب سے بتر ناتوان الگ

اور اسی طرح سے جس لفظ مضاف الیہ میں نون واقع ہو اوسکا اعلان جائز نہین ہے مگر قدما اسمین مضایقہ نکرتے تھے خصوصاً مرثیہ گویون کے کلام مین یہہ بات اکثر پائی جاتی ہے چنانچہ انیس سے یہ بات ہے

دبیر صاحب سے محب شہ دلگیر ہے	روح حیدر کی قسم عاشق شبیر ہے

از انجملہ ہی حرف دو حرفی پہ کا کہ معنی الا
اور کبھی بمعنی لیکن کے آتا ہی اس لفظ مین خطا ہو رہا ہی
ہمارہ کا ضرور سمجھا گیا ہی مگر یہہ کہ لب سبکے ہیں وصل
واقع ہو از انجملہ ہی سقوط الف آخر الفاظ
عربی و فارسی و ہندی کا کہ محض ناجائز ہی سیہ صاحب
کا دیوان اوس سے خالی ہی پہلے اور دوسرے دیوانین جا
بجا یہہ بات پائی جاتی ہے جیسے اس شعر مین ایسا ہی شک

کھا نہ پایا ہی سحر وصل یار نے	کھا ہی لیا تضاد تو نیست انتظار نے

زبان فیض نشان جناب منشی احمد حسن صاحب سے کہ تلامذہ ارشد
حضرت صاحب سے ہین یہہ قول بھی سنا گیا کہ سقوط الف کا
وسط فی الفاظ مین مضایقہ نہین ہے از انجملہ ہی کہ

لفظ یان او روان بمعنی اینجا و انجا بحذف ہاے ہوز یہہ
بہی متروکات سے ہی چاہیے کہ یہان اور وہان موزون ہوا
کرے اعلان ہاے ہوز ضروریات سے ہونا چاہیے
ایسا نہو جیسا کہ اس شعر مین ہے **میر**

جس سر کو غرور آج ہے یان تاجوری کا	کل اس پہ یہین شور ہے پہر نوحہ گری کا

اس شعر سے مثال دو امر وجہ سابق اور متروکہ حال
کی پیدا ہوتی ہی ایک تو لفظ یان کا ثبوت بحذف ہاے
ہوز اور دوسری ثبوت لفظ دو حرفی پہ کا بمعنی بالا
مصرعہ ثانی مین بحذف رای قرشت ہی ازانجملہ ہی
لفظ سہ کا بمعنی سا اس جب یہہ لفظ تذکیر کے ساتھہ ہی
تب تو بکسر اول موزون کیا جاے اسلئے کہ روز مرہ ہنوز

بالکل مستعمل ہے چنانچہ ان اشعار سے پایا جاتا ہی
پس بے غیر مرکب بفتح اول نہیں ہو سکتا چاہیے کہ بالکل مستعمل ہو

شکیب باطن کو لطیف ہی تو ظاہر کو ستائے	لطف مزاج لطف عناصر کو ستاتا ہے
ہمیشہ کی بے سر نہیں شرکت بیر و بگا	فیر یا قتل غیر مری کے سر ساتھ ہے

اور جب یہہ لفظ باترکیب ہو تو چاہیے کہ بفتح اول موزوں
کیا جائے جیسا کہ اس شعر مین

رشک

ہمدمی ہی حسن تکلیف تکلف	کلاہ پادشاہی درد سر ہے

از آنجملہ ہی لفظ دو حرفی گر کا کہ حروف
شیرینی سے بے الف ناجائز کیا گیا ہی اسلیے کہ متکلم
اور نثر و نظم مین الف کے ساتھ بولا جاتا ہے بلا الف
فارسی مین البتہ مستعمل ہے از آنجملہ ہی

حرف عطف ہندی کا کہ لفظ اور ہی اسمین ظاہر ہوتا
واو اور رائے قرشت کا بہت ضرور ہونا چاہیئے تا کہ
سامع کو واو کا اشتباہ نہو ازانجملہ ہے
لانا باے موحدہ تحتانی کا قبل الفاظ فارسی عربی
ناجائز قرار دیا گیا ہی جیسے بوقت صبح یا بہنگام
شام اسلئے کہ یہہ طور فارسی کا ہی تلفظ اور تکلم میں بھی
نہین کوئی بولتا کہ ہم بوقت صبح آئینگے یا بہنگام
شام جائینگے جیسا کہ اس مصرعہ مین پایا جاتا ہی مصرع
بہنگام سحر کو ہی پہ تم آؤ ٭ ازانجملہ ہے
لفظ عرصہ کا کہ قدما کے کلام مین بمعنی دیر مستعمل تھا
اور در حقیقت بمعنی میدان ہے اب اسکے مقام پر وقفہ

ہین ازانجملہ یہ ہے قدما کی کلام مین بقاعدہ
فارسی کے یاے تحتانی کو بمقام غیر اضافت صرف
کرتے تھے یہہ بھی اب متروکات سے ہی چنانچہ اس شعر
سے اہل دہلی کے واضح ہوتا ہی بیت

بوقت ذبح اوس قاتل کی زبان پر ہے	یہہ نصیب اللہ اکبر لوٹنے کی جاے ہے

اردو مین یائے ہنگام تکلم ایسا جاری نہین ہوتا ازانجملہ
ہی لفظ رکہی کا کہ تخفیف کاف کی ناجائز سمجھی گئی
ہے چاہئے کہ کاف مشدد ہو چنانچہ اس مصرعہ
سے مثال تخفیف کی پیدا ہوتی ہے مصرعہ
سر سے جدا ہوے جو قبضہ پہ رکہا ہاتہہ ازانجملہ ہی
لفظ میان کا بمعنی معشوق کہ کلام قدما مین موزون

ہوتا تھا اب متروک ہی جیسا کہ اس شعر مین میر

فقیرانہ آئی صدا کر چلے	میان خوش رہو ہم دعا کر چلے

ازانجملہ ہے لفظ بل بے کہ یہہ بہی کلام قدما
مین مستعمل تھا اب متروک ہی چنانچہ اس مصرعہ سے
واضح ہے مصرعہ بل بے ترا غرور کہ اٹھتا
نہین ہے ہاتھہ ازانجملہ ہی کہ کلام قدما مین
گاہ گاہ عیب الطا کا بہی قوافی مین آتا تھا خصوصاً
مرثیہ گویون کے کلام مین چنانچہ مرثیہ مشہورہ
ضمیر جسکا مصرعہ اول یہہ ہی مصرعہ میدان مین
آمد آمد قاسم کی دہوم ہی شاہد اس بیان کا
ہی کہ ایک بند مین شفقتین اور چلتین کو قافیہ کیا ہی

پس ایطا ثابت ہے الفاظ ہندی مین بھی
ایطا ممکن ہے مثلاً جلانا اور ہنسانا اگر مطلع مین
قافیہ ہو تو ظاہر ہے کہ جل اور ہنس اصلی لفظ ہین
اور الف دونون مین علامت متعدی ہونیکی
ہے اور ایطا اسیکو کہتے ہین ایسے قوافی
مطلع مین مستحسن الترک ہین ازانجملہ ہی
تعقید لفظی کہ جسکے سبب سے لطف شعر جاتا رہتا ہے
فارسی مین بھی شعرا سے یہہ امر ہوا ہی اور شعرا
اردو بھی اس سی خالی نہین ہین مثال فارسی
کی یہہ ہی بیت نخواہد این چمن از سرو و لالہ خالی ماند
یکی ہمی رود و دیگری ہمی آید دیکھا چاہئے

کہ اول مصرعہ مین نحو ابدا اور آخر مصرعہ مین بمانند آیا ہی مثال اردو کی

شعر

جالی کسکی گھر مین تھا ہم ہی نہ ایکبار	دیتا ہی جو رزق مقرر ہوا خدا

دیکھا چاہیے کہ نشست الفاظ اور ترکیب بندش کسقدر متقدم و موخر واقع ہے فصحای زمانہ حال کا کلام ایسے خرافات سے اکثر معرا ہی ازانجملہ ہی کہ عیوب قوافی سے احتیاط بہت ضروریات سے ہی شاعر کو چاہیے ایسا ہو جیسا کہ حکیم مین مرزا نے کر کی قافیہ مین مشدد موزون کیا ہی اور حال نکہ لغت مین منضم تا ہی قرشت آیا ہی

بروزن ورر اگر تاے قرشت مفتوح ہوتی
تو قافیہ ہو سکتا ازانجملہ ہی کہ اکثر اشعار
مین شعرا مصرعہ اول اسطرحسے موزون کرتے
ہین کہ جب تک دو ایک لفظ مصرعہ ثانی مین شامل کرکر
نہ پڑہی جایئن تب تک مطلب واضح نہین ہوتا
اور یہہ بی لطف محض ہے چاہئے کہ ہر مصرعہ کا
مطلب جداگانہ ہو

ذوق

ہی مرا نقش قدم جبہ سائی کرتا	نہ اٹہنے کہین جاتا کہ ہر تکرار تجھ
چہوٹتا جب حباب جامہ باہر ہوا	کب صبا آئی ترے کوچہ سے اپنا پایہ
	ان اشعار سے جدا اور پہ

لکھا گیا وہ بھی ثابت ہوتا ہی اور تعقید کا ثبوت
بھی ہے ازانجملہ ہے لفظ تلک

کہ یہہ بھی میر صاحب کے متروکات سے ہی
اسمقام پر تک بولنا چاہیے ازانجملہ ہی
اکثر شعرا بٹھانا اور پہنانا بمعنی نشانیدن و پوشانیدن
استعمال کرتے ہین مگر میر صاحب نے اوسکو
ترک کیا ہی اور فرماتے ہین کہ بعد باے عربی کے
یاے حطی اور لفظ ثانی مین بعد باے فارسی
کے ہاے ہوز کا ہونا ضرور ہی ازانجملہ ہو
قدما کے کلام مین بعض الفاظ کے یاے
آخر کو واو سے بدل جاتا دیکھا گیا مثلاً کہیکو
کہو اور کسی کو کسو مگر اب یہہ امر بھی متروک
ہو گیا ازانجملہ ہے اگرچہ شعرا آتا ہے

موقوفہ اور ہاے مختفی کو جو آخر الفاظ عربی و فارسی مین واقع ہو الف کے قافیہ مین صرف کرتے ہین مثلاً ایک مصرعہ مین شعلہ اور دوسرے مصرعہ مین دریا چنانچہ اسطرح سے کسی شاعر نے کہا ہے

شمع کو وان تشنہ افشان شعلہ کیا ہو | آنکھ کہتی ہین ہم گریہ دریا کیا ہو

چند شعرا طریقہ سابق سے ابتک شعرای اردو مین جاری ہے مگر مولف اپنے کلام مین ایسے حلکے قوافی نہین صرف کرتا اور اس امر مین منفرد ہے اور اسیطرح ہر لفظ حکا کہ ازروی لغت ساکن الاوسط ہے سب کے کلام مین ساکن الاوسط و متحرک الاوسط موزون ہوتا ہے اور رواج عام ہی مگر یہ ہیچمدان

بخلاف جمہور اس لفظ کو اپنے کلام میں صرف ساکن الاوسط
برعایت لغت باندھتا ہی کبھی متحرک الاوسط نہیں باندھا
اور از انجملہ ہی کہ لفظ زیادہ و پیادہ و
پیالہ و سیاہ و میان میں کہ یہ سب الفاظ فارسی
ہیں جو یاے حطی واقع ہوا اسکو اکثر لوگ خوب
ظاہر کر کے استعمال میں نہیں لاتے اور چاہیے
کہ ان الفاظ میں یہ حرف خوب ظاہر ہو جیسا کہ اس مصرعہ
میں میاں کی لفظ سے ظاہر ہوتا ہے از رشک کہاں رہتے ہیں کتنے میاں نیام
مگر ہندی الفاظ میں یعنی پیارا اور پیاس کے یاے
تحتانی کو بہت ظاہر کر کے بولنا نہ چاہیے بلکہ
بتخفیف دب کر زبان سے نکلے تو اولیٰ ہی

مثلاً مصرعہ پیار کرتا ہی پیار کی باتین مصرعہ
پیاسی ہین پلائی ساقی نے ❖ چند الفاظ سہ حرفی
ہندی ایسے ہین کہ مشدّد الاوسط اور مخفف الاوسط
اور بعضی مشترک ہین منجملہ اوسکے جو مشدّد الاوسط ہین
وہ یہہ ہین مثلاً بکّا اور پکّا اور رکھّا اور چکھّا اگرچہ رکھا کو بعض شعرا
نے مخفف الاوسط صرف کیا ہی مگر کچھہ خوب نہین اور جو
مخفف الاوسط ہین وہ یہہ ہین مثلاً بکا اور پکا اور جو مشترک
ہین وہ یہہ ہین مثلاً گلّا اور اوٹّھا وغیرہ ذلک ان الفاظ کو مشدّد
اور مخفف دونون طرح پر استعمال کرتے ہین

فصل دوم

در بیان بعض قواعد تذکیر و تانیث اور طریقہ اوسکو دریافت
کرنے کی جہان تک بغور و تلاش ہم پہونچے اور بعض قواعد

جمع کیا جائے تو متعلق ہوا چاہتا ہے کہ الفاظ ہندی کی تذکیر اور
تانیث کے لیے کچھ اصول اور قواعد منضبط ہو سکیں دیکھتے ہین
نہین آئے جناب استاد مغفور سے جو کئی برس شرف حضوری رکھتے
پوچھا گیا تو یہی فرمایا کہ کچھ قواعد منضبط نہین ہین جس طرح پر
خواص شعرا اور فصحای اہل شہر کی زبانون پر جاری ہو ویسا ہی
بولنا چاہیے ناچار جسقدر دریافت ہو سکا باختصار لکھا جاتا ہے
اونمین سے بعض بطور کلیہ اور بعض بطور اکثریہ ہین اور اسی طرح
بعض الفاظ عربی اور فارسی کی جو اردو مین مستعمل ہین اونکی
تذکیر و تانیث بھی مختصر لکھی جاتی ہی ازانجملہ یہ ہی کہ جن الفاظ
ہندی کے آخر مین یای حطی واقع ہو وہ سب تانیث بولی جاتی
ہین مگر چند الفاظ مستثنی ہین مثلاً ہاتھی اور گھی اور موتی

وہانی وہی کہ اگرچہ یا حطی ان لفظونکی آخر مین ہے مگر مذکر بولے
جاتی ہین جیسا کہ جمہور زبانون پر جاری ہے اور افعی و طوطے
کہ عربی ہین اور بہا اور جہ آئے ان لفظونکا بہی یہی حال ہے یعنی
مذکر ہین اور اسماے اشخاص اور اسماے پیشہ وران مثلاً شیخ حلّی اور
شیخ منگلی اور بڑے اوکا جہی مین جو یا آخر مین واقع ہے اور چمارے
اور کہارے وغیرہ مین جو یا حطی ہے ان سب کو بہی مستثنی جاننا چاہیے ✤
ازانجملہ لفظ بازار کا کہ لفظاً و حقیقت مذکر ہے مگر لکہنؤ کے
لوگ اکثر کی بازار بولتے ہین مع ہذا بازارونکو بتذکیر استعمال کرتے ہین
سوا اس بازار کے ازانجملہ جان نثار کا کہ مترادف لفظ ہے مذکر کا اسکا
استعمال مؤنث کے ساتھہ ہے اور بہاشا کے ہمتہ مذکر بولتے ہین مثلاً ہمکو
فلانکی جانثاری منظور تہا بحیرت بہر و فصحا اہل شہر کی مقتضی

اسکے ہے کہ حسب شرح بالا دونون مقامون پہ دو نقطے
صرف کیا جائے ازانجملہ ہی کہ گاہ گاہ الفاظ
فارسی کے بعد یای حطی اور الف کو زیادہ
کرتے ہین کہ تلفظ مین صورت تانیث کی
پیدا ہوتی ہے جیسے کہ لکھنؤ مین مصری کی بغیا و
فرح آباد مین جعفر خان کی بازار یا زبان خواص و عام ہے اور ساکنان الہ آباد
اکثر باغ کو مونث بولتے ہین مثلاً ہوشن خان کی باغ ازانجملہ یہ ہی
کہ اکثر الفاظ اور اسماے ہندی کے آخر مین
نون زیادہ کر کے تلفظ تانیث کا پیدا کرتے
ہین جیسے کتابی اور بتاین اور ڈھولی اور جھوین
وغیر ذلک ازانجملہ ہی لفظ قلم بمعنی خامہ کہ

مذکر ہے مگر اور سب قلمین موئنث ہین مثلاً قلم لب
اور قلم بلور اور قلم بالاے رخسار بروجہ لکھنو
جیساکہ ان مصارع سے مثال بعض کی حاصل
ہوتی ہی شمع کی او نگلیان ہین بلور کی قلمین
کمر قلمین تمہاری ہاے پینگی اہل قلم کہان مثل
از انجملہ ہی لفظ آب کہ مذکر ہی مگر آب ہوتی
کی اور آب تلوار کے موئنث ہے از انجملہ ہی
درمیان دو لفظ ہندی یا ایک ہندی اور ایک
فارسی کی اضافت و عطف کا لانا اور اعلان نون جائز
نہین ہے مگر اسماہین مثلاً مسی و پان چنانچہ
اس مطلع اوستاد سے مثال دونکی حاصل ہوتی ہی بیت

مسی مالیدہ لب رنگ پان ہی	تماشا ہی شمع آتش و حیران ہی

ازانجملہ ہی درمیان دو لفظ متغایر کے جو ایک جملہ مین واقع ہون خبر کی نسبت لفظ آخر پر ہوتی ہے جیسے کہ دال خشکا کھایا اور کباب روٹی کھائی ازانجملہ ہی کہ جب ایک جملہ مین لفظ اول مذکر اور لفظ آخر مونث ہو تو خبر کی بنا لفظ آخر پہ ہوتی ہی

جیسا کہ اس شعر مین ظہیر	غم تمہارا ہمی کی چنپیو ملوک جھکگی
کیا کہا وہ جلینگی جو تیرے سے تھی نہ	ظاہر ہی کہ خبر کہ لفظ آخر

جملہ ہی اس مصرعہ مین اوسکو تانیث استعمال کیا ہوا اب چند قواعد متفرق تذکیر اور تانیث کی جو کہ الفاظ سے ہین

زبانوں پر جاری ہوتے ہیں لکھتا ہوں کہ اگر وہ کلمہ
ہوں تو اکثر یہ ہونے میں شک نہیں ہے ازانجملہ ہی
کہ جن وہ الفاظ فارسی ہیں ایک الف لاتے ہیں اسکو اہل
اردو تانیث استعمال کرتے ہیں جیسے کہ کشتا کشتی اور دوا
روی اور اردو میں اور بھی ایسے حرف ہیں کہ درمیان و لفظ
آتش کے آتے ہیں اور وہ یہ ہیں او ب ون و
کاوکی تمنا دوڑا دوڑ روبرو دن بدن و کچھ نہ کچھ و کہیں کا
کہیں و رات کی رات ازانجملہ ہی جن الفاظ میں آخر
کو شین شست واقع ہو وہ سب اردو میں تانیث کیے
جاتے ہیں جیسے سفارش و خواہش و نوازش و ورزشگا
وغیرہ کا باستثنای تاش اگرچہ لفظ خلش اسی قاعدے کی رو سے مو

مونث ہی مگر متقدمین مین صحیح اسے اور متاخرین مین اکثر
نے مذکر موزون کیا ہی اوقات غالب ہی کہ شین قرشت جن الفاظ
کے آخر مین واقع ہو علی الاکثر مونث ہون مگر باستثنای
جوش و ہوش و خروش و خاموش و گوش و دوش و
فرخوش و آغوش وغیرہ ذلک اور پوش جہان واقع
ہوگا وہ سب بھی مذکر ہون گے مثلا خوان پوش و پلنگ پوش
و بالاپوش وغیرہ باستثنای پاپوش از انجملہ ہی جن
الفاظ مین آخر کو گاہ کا لفظ واقع ہو وہ سب بتمامہا مونث
مستعمل ہوتے ہین مثلا خوابگاہ و آرامگاہ و نشستگاہ
و شکارگاہ وغیرہ ذلک از انجملہ ہی جن الفاظ
کے آخر مین لفظ زار کا واقع ہو وہ سب مذکر مستعمل ہین

ہین مثلاً گلزار و سبزہ زار و ریتہ زار و شورہ زار وغیرہ
ولیکن ازانجملہ ہی جن الفاظ کے آخر مین لفظ ستان
کا آتا ہے وہ سب تذکیر ہو گئے جاتے ہین چنانچہ اس مصرعہ سے
مثال اوسکی پیدا ہے مصرعہ دکھلائے داغ دل نے
گلستان نے ازانجملہ ہی جن الفاظ کے
آخر مین لفظ گیر کا آتا ہے وہ تذکیر و تانیث مین لفظ
ماقبل اپنے کا تابع ہوتا ہی اگر لفظ ماقبل مذکر
آتا ہو تو مذکر اور اگر مونث ہو تو مونث استعمال مین ہی
مثال مذکر گلگیر وغیرہ اور مثال مونث جاگیر اور زمین گیر وغیرہ
ازانجملہ ہی جن الفاظ فارسی یا عربی کے
لب لفظ دان کا مثال ہوتا ہے اسم اسی کے لفظ ماقبل

مذکر ہو یا مونث ہندی ہو یا فارسی وہ سب مذکر
مستعمل ہوتے ہیں مثلاً خاصدان و عطردان و شمعدان
اور گلوری دان وغیر ذالک از انجملہ ہی کہ بہت سے
الفاظ ہندی کے آخر میں یا پہلی لاتے ہیں کہ اوسی مراد حاصل
بالمصدر کے حاصل ہوتے ہیں مثلاً کہٹائی اور مٹہائی اور
بڑائی اور چہوٹائی وغیر ذالک از انجملہ ہی جن
الفاظ فارسی کے بعد لفظ بند ہو وہ اکثر مذکر بولے
جاتے ہیں مثلاً ازاربند و زیربند وغیر ذالک
از انجملہ ہی لفظ دار کا جن کے نام کے آخر میں
ہو وہ سب مذکر ہیں مثلاً جماعہ دار و طبل دار و آبدار
و قبضہ دار وغیرہ از انجملہ ہی ستیارے سوا ئے

زہرہ و بنات النعش و مشتری کہ مونث ہین
باقی سب مذکر ہین بلکہ بعضی ثوابت بھی مثل قطب
و سہیل و سہا و کیوان و برجیس وغیر ذلک
ازانجملہ یہ ہی کہ شہور عربیہ سواے ربیع الثانی
اور جمادی الثانی کے سب مذکر ہین ازانجملہ
یہ ہے اسماے بلاد و قصبات جنکی ترکیب آباد
اور گڑہ اور پورا اور نگر وغیرہ کے ساتھ ہے
وہ مذکر ہین اور جن مین یاے تحتانی آخر کو
ہے وہ سب مونث بولے جاتے ہین ازانجملہ
یہ ہے حروف تہجی جن مین یاے حطی
تلفظ مین ظاہر ہو وہ مونث ہین اور باقی سب

مذکر ہین الا جیم اور میم کو مونث بولنا چاہیے
از انجملہ ہے جو الفاظ فارسی سہ حرفی
سے زیادہ ہون وہ سب مذکر ہین مثلاً استخوان
وارمغان وباران وپیکان وپایان وغیرہ لیک
اور بعض ایسے الفاظ مونث بہی ہین مثلاً افشان
وزعفران وداستان وریسمان وگاوزبان اور
بعض جگہہ بحالت ترکیب ایسا ہی ہوتا ہی کہ ہرچند
دونون لفظ مذکر ہون مگر دونون ملکر مونث
بولی جاتی ہین مثلاً شیرمال وشیربرنج کہ دونون
لفظ مذکر سے مرکب ہین مگر دونون کو مونث
بولتے ہین از انجملہ ہے کہ اکثر اختلاف

واقع ہی درمیان تذکیر و تانیث لغات عربی اور ہندی کے
پس موافقت یکدیگر کی ضرورت نہین ہے مثلاً شمس
عربی مین مونث ہی اردو مین اوسکو مذکر استعمال کرتے
ہین علی الاکثر اور ایسا ہی حال ہے اور بعض کا رعایت مطابقت
کے لازم نہین ہے ازانجملہ ہی جتنے اسم ظرف
ہین وہ سب مذکر ہین مثلاً مطلب و مقصد و مرقد و غیر ذالک
لیکن مجلس و محفل و مسجد و مسند و مشغل و منزل مونث
ہین ازانجملہ ہے الفاظ بوزن محراب و مضراب
و معراج ہی مونث ہین ازانجملہ ہی کہ جنکے آخر مین ے
ہو وہ سب مذکر ہین ازانجملہ ہی جن مصادر
آخر مین طے ہو ہے وہ اکثر مذکر ہین مثلاً [illegible]

واندازہ و عمامہ و فاقہ و حلوہ و سجا اور السپاہی حال ہے
تذکرہ اور تجربہ وغیرہ کا کہ یہہ سب بہی تذکر ہین اور لفظ
کے وزن کا بہی یہی حال ہے ازانجملہ ہی جو مصادر
عشق و آتش اور بیان و حساب و سوال و جلوس
اور خلوا اور عرفان وغیرہ وزن پر ہین اکثر مذکر ہین
باستثنای بعض الفاظ اور جو مصادر جفا اور صفا کی وزن پر ہین
اکثر موئنث ہین اور ترقی اور تسلی و دیگر الفاظ ہم وزن ان کی بہی
موئنث ہین ازانجملہ ہی کبہی کبہی اصلی لفظ کے بعد الف اور
واو زیادہ کرتے ہین مثلا اوچہاو اور اگاو وغیرہ لک اور
کبہی واو کے بعد ایک الف اور زیادہ کرتے ہین مثلا اوچہاوا اور
اگاوا وغیرہ ازانجملہ ہی کبہی اصلی لفظ کے بعد الف اور نون

لاتے ہین مثلاً لگان اور ملان اور لمبان اور چوڑان وغیرہ
ذلک ازانجملہ ہی کہ کبھی اصلی لفظ کے بعد سین مہملہ زیادہ کرتے
ہین مثلاً گھٹاس و کھٹاس وغیر ذلک ازانجملہ ہی کبھی تاے
فوقانی اصلی لفظ کے بعد لاتے ہین مثلاً چاہت اور سہنت ازانجملہ
ہی کبھی اصلی لفظ کے بعد یاے تحتانی زیادہ کرتے ہین مثلاً بوڑیا
اور ٹکسین وغیر ذلک اور بہت قاعدے عربی اور فارسی لفظونکے
ساتھ بھی مستعمل ہوتا ہے باب چند قواعد تذکیر و تانیث
کے مخصوص الفاظ عربی مین لکھے جاتے ہین یعنی جو روزمرہ اردو مین
جب وہ الفاظ آتے ہین تو کیونکر انکا استعمال ہوتا ہے جاننا چاہیے
کہ ابواب اوزان تحت کے مطابق جتنے مصادر ہین وہ سب تانیث مستعمل
ہوتے ہین باب افعال مثلاً اکرام و احرام وغیرہ باستثناے اصلاح

وافراط وامداد وغیر ذلک و افتعال مثلاً اجتناب و ارتکاب
وغیرہ باستثنای احتیاج و احتیاط و اصطلاح و التجا و انتہا و ابتدا
و استفعال مثلاً استفسار و استکراہ وغیرہ باستثنای استعداد
و استمداد و انفعال مثلاً انقلاب انقسام وغیرہ و
افعلال مثلاً اغبرار و احمرار وغیرہ و تفعل مثلاً تقرب
و توسل وغیرہ باستثنای توقع و توجہ و تواضع و تفاعل
مثلاً تقابل و تضارب وغیرہ اور باب تفعیل و مفاعلت کے
وزن پر جو مصادر آتے ہیں وہ سب تانیث مستعمل ہوتے ہیں
مثلاً تسلیم و تعظیم و تکریم و تقدیر و تدبیر و مشارکت و مفاہمت
وغیرہ اور جن الفاظ مصادر عربی و فارسی کے صیغے
آخر میں تے مصدری آتی ہے وہ سب تانیث ہیں

بولے جاتے ہین مثلاً رعت و حشمت و شوکت و عظمت
و جلالت و غیر ذلک باستثنای خلعت و شربت و بخت
و تخت و تابوت و طشت و سکوت و رایت و سوت
و بہوت و توت و درخت و رخت و داسوخت و بیت
و غیر ذلک کہ وہ مذکر ہین **اختلاف** چند الفاظ ایسے
ہین کہ جنکی تذکیر و تانیث اہل دہلی و اہل لکہنو کے
جہگڑے ہین پڑی ہے ازانجملہ رستا اور سیلاب اور
جان اور آواز اور غزال و خلش و تکرار اور بار وغیرہ
اہل دہلی و پورب کے لوگ اکثر ان سب کو تذکیر استعمال کرتے
ہین اور اہل لکہنو مونث جانتے ہین اور بعض الفاظ ایسے
ہین کہ جنکی تذکیر و تانیث کا خود اہل لکہنو مین جہگڑا

پڑا ہے اب تک طے نہیں ہوا از انجملہ ہے
لفظ بلبل کا کہ اکثر شعرا میں جمع اوسکی بقاعدہ جمع الفاظ
مونث واقع ہے رشک شیر وصف قدمی
رنج میں ہیں رطب اللسان ۞ بلبلیں ہر شاخ گل پر ہیں یا ان
شتادہ ۞ اور جناب خواجہ حیدر علی آتش مرحوم
اپنے کلام میں اس لفظ کو مذکر باندھا ہے آتش
بلبل ہوا جھڑکے تو کیا دیکھا خزاں ہوا ۞ خالی مرا ک
گرہ نظر آتی ہے دام اور ایسا ہی حال ہے لفظ فا
کا کہ اوسکو بھی مذکر اور مونث دونو طرح پر موزون
دیکھا ہے جیساکہ اس مصرع سے مثال مذکر کی حاصل
ہوتی ہے مصرعہ ۞ کھنچے ہر مزار گر فاتحہ پڑھا

مصرعہ وہاں فاتحہ دلوائی ہے ہفتاد و دو تن
کے پٹ اور لفظ فغان اور قامت اور برف اور
نقاب و سبیل بھی مشتبہ ہیں بعض شعرا نے مذکر اور
بعض نے مونث باندھا ہے اگرچہ کلیہ نہیں ہے مگر
الفاظ ہندی سہ حرفی و چہار حرفی کے آخر
کاف تازی ہوگا علی الاکثر مونث ہوں گے
مثلاً سڑک و جھجک و چمک وغیرہ الا بلکہ بعض
الفاظ عربی و فارسی میں بھی ایسی ہی صورت
پائی جاتی ہے مثلاً شک و صحنک وغیرہ اور
اکثر اہل لکھنؤ مفرد الفاظ سے جمع بطور مذکر
چیت مثلاً مجالس ہوئی اور عورات آئیں

از انجملہ ہے فاعل تصغیر کا ہندی الفاظ
میں یہہ ہے کہ لفظ مذکر ہندیکے آخر میں رائے
ثقیلہ اور یاے حطی کو اضافہ کرتے ہیں مثلاً
پلنگ و پلنگڑی و بعل و بعلڑی از انجملہ ہے
کہ بعض لفظ کے آخر میں جب رائے ثقیلہ لاتے
ہیں تو معنی فاعل کے پیدا ہوتے ہیں مثلاً ہتھوڑا
از انجملہ ہے کہ کبھی الف بعد رائے ثقیلہ کے
آخر میں زیادہ کرتے ہیں مثلاً بھگوڑا از انجملہ
ہے کہ کبھی یاے تحتانی اور لام الف آخر لفظ میں
زیادہ کرتے ہیں تب بھی معنی فاعل کے پیدا
ہوتے ہیں مثلاً رسیلا و سجیلا از انجملہ ہے

حال اکثر جانورون کا کہ مادہ اور نر اونکا ممیز نہین ہے
اگر مادہ بھی ہون تو مذکر بولے جاتے ہین مثلاً بٹیر و تیتر و طوطی
و مینا و کوا و باز و سانپ و بچھو و گیدڑ و گینڈا و چیچڑ و شپرہ
چیتا و مگر و کچھوا و سوا انکے غیر ذلک از انجملہ ہے
بعض جانور مادہ کے آخر مین یاے حطی و الف زیادہ کر لئے
ہین مثلاً چوہا و چوہیا و کتا و کتیا اور بعض مادہ
کے لئے نون و یا آخر مین اضافہ کرتے ہین مثلاً ہتنی و
اونٹنی اور بعض نر کے لئے الف و دال آخر ملکر
ہین مثلاً بلا و اسم عام ایک تو حال مذکر و مؤنث
کا بطور قواعد کلیہ لکھا گیا اب مفردات الفاظ کا
فارسی و ہندی جو بتانیث اردو فصحا استعمال

کی زبانون پر جاری ہین کچھ اونمین سے بر جا ثبت و سمجھا
کر لکھے جاتے ہین حرف الف آب و تاب و
آبرو و آتش و آثور و آرزو و آستین و آگ و
آندھ و آمدورفت و آنچ و آنکھ و آواز و آیت و ابتدا
و انتہا و اجل و اجابت و اچکن و ادا و اسار
و اطلاع و اطلس و افیون و اگال و اکثر و انشا
و انگوٹھی و انگلیٹ و انگیا و اوٹ و اوچھل و
انگشتری حرف با بات و بادبان و بال گندم
جو و بانک و باگ و بانہہ و بادہ و باہ و بد و
بدبیا و برت و برق و بساط و بسم اللہ و بلا و
بند و بق و بنیاد و بوباس و بید و باش و بچہ

و بوند و بہار و بہاگڑ و بھڑک و بہنک و بہوکہہ و
بہول چوک و بہیر و بیت و بہنک

بای فارسی

پازیب و پاکھر و پاکی طینت و پال و پخت و پر و
پیشواز و پکار و پکہاوج و پلٹن و پلک و پوچھہ و
پہن و پہکڑ و پہوٹ و پیاز و پیاس و پیت و
پلیٹہ و پیٹہہ و پنیار و پیشانی و پیش قبض و پیک
پان و پینس

حرف تا

تاب و تاک و تاکید و
تانت و تپ و تپش و تفنگ و ترازو و تراش و تربت
و ترہ و تبرک و تپ دق و تربیت و تکرار و تگل
و تنگ و دو و تلوار و تمنا و توپ و تہاپ و تہاہ و
تہینت

حرف تای ہندی

ٹکرا و ٹوم و ٹہلیا

و ٹھوکر و ٹیس و ٹیپ جہاجن و ٹیپ آواز پہ
حرف جیم جامن و جاگیر و جان و جا بیداد و
جبین و جدول و جڑ و جست و جنتر و جست و جو
و جگت و جہل و جلا و جلد و جمنا و جنس و
جوت و جو آر و جوارش و جہاڑ و جہالر و جہانجہ
و جہپ و جہیل و جہنک و جہلک و جہول و
جیب حرف جیم فارسی چا در و چال
و چاہ و چائے و چپت و چپکن و چتون و چٹ
و چڑیل و چق و چلم و چلمن و چمک و
چہڑ و چوٹ و چونچ و چوک و چوکہٹ و
چھاچھ و چھالا و چھب و چھیٹ و چھل و

چہوٹ و چہوٹ و چہیٹ و چپیر و چپیان

و جہنال **حرف الحا** حمایل و حیا و

خنا **حرف الخا** خاتم و خاک و

خاکستر و خبر و خرد و خزان و خطا و خلخال

و خلق و خندق و خیر **حرف الدال**

داڑہہ و دزد و دستار و دشک و دعا

و دکان و دم و دنیا و دوا و دوالمسک

و دوپہر و دون و دہب و دہج و دہم

و ڈہیر و دہوپ و ڈہول و دہول و دہوم

و دیو و دیر و دیوار **حرف دال ہندی**

ڈاب و ڈاٹہ و ڈاک و ڈہبا و ڈاڑہی

ڈگ و ڈہاک و ڈہیل حرف را مہملہ

راب و رات و راس و راکہ و رال و راہ و

رائے و رُچ و رسوت و رفتار و رقم و رکاب

و رونق و ریل حرف زا معجمہ زبان

و زرنیری و زرہ و زکوۃ و زلف و زمین و

زنجبیل و زنجیر و زندگی و زیر بہان حرف

سین مہملہ ساگون و ساکہو و ساگرہ و

سُوئے و سیب و سبیل و سیر و سیج و [illegible]

سرسون و سرنگ و سطر و سکت و [illegible]

و سمت و سمنک و سنجاف و سنگت و [illegible]

و سوجہی و سورت و سوئی و سوسن و سوگند

وسونٹھہ وسونڈہ وسولف وسیدہہ و
سیف وسیم وسحر حرف شین معجمہ
شاخ وشب وشبنم وشراب وشرح
وشرط وشرم وشطرنج وشعاع و
شکر وشلک وشمشیر وشمع وشناخت و
شہرت وشیرینج وشیرمال حرف
صاد مہملہ صبا وصبح وصف وصفا و
صلح حرف ضاد معجمہ وضیا حرف
طاء مہملہ طرف وطرز وطلب حرف
ظاء معجمہ ظہیر معنی دایہ حرف عین
مہملہ عطا وعقل وعید حرف غین

معجمہ غذا و غزل و غلیواز و غلیل و
غور حرف فا موحدہ فوج و فرد و
فکر و فہمید حرف قاف مثناۃ قبا و قبر و
قدغن و قطع و قسم و قسمت و قنات
و قندیل و قوم حرف کاف معنی
معدن و کپٹ و کتاب و کچھال و کربلا و
کڑ و کشمش و کفش و کمر و کمرک و کمک
و کوچ و کور و کوک و کوکھ و کومل و کھٹمل
و کھلی و کھڑاون و کھیر و کھیل و کیل
و کیچڑ و کیمیا حرف کاف فارسی
گات و گانٹھ و گڑھیا و گرد و گردن و

گرم و گرگ و گفتگو و گفتار و گنگنا و گندہ پب و گوٹ
و گود و گور و گوگرد و گولاک و گہاٹ و گھاس و
گھٹا و گینڈ حرف لام لاکھ و لاگ و لپک و لٹ
و لڑ و لوٹ و لوچ و لطف و لب و لیم حرف
میم مال خرچہ و مانگ و مبارک باد و مشکل و مچھر
و مخمل و ملح و مدد و مرقد و مرگ و مشق
و مسک و مشک و مصری و معجون و مقراض
و مل و منڈیر و مہندی و موج و مونچھ و مہا
و مصر و مہر و منج و منہال و مشکل مغنی حرک و مینا
و نیٹ حرف نون ناف و ناک و ناو و نبات
و نبض و نتھ و نقطہ و نذر و نرد و نرگس و نقب و

نمسک ونگاہ ونمش ونوبت ونوک ونہایت ونغم
ونیت ونیم ونیند حرف واو وباو وفا وو
وولا حرف ہا ہانک وہچو وہڑ وہلجان وہجل
ہوس وہوا وہیکل حرف یا یاس ویال
ویخ ویاو ایک قاعدہ جمع بنانیکے لکھے
جاتے ہین کہ اکثر جمع الفاظ مذکر کی واو اور نون آخر
لفظ مین اضافہ کرنیسے بنتی ہے جیساکہ آدمیون او
جانورون اور جمع الفاظ ہندی مونث کی یاے
تحتانی اور نون کے آخر لفظ مین اضافہ کرنیسے بنتی
ہے جیسے کہ تلوارین اور ڈالین اور کبھی الف اور
نون کے اضافہ کرنے سی بھی آخر لفظ مین جمع بنائی

ہین جیسے کہ ٹوپیان اور روٹیان اور کبھی کبھی الفاظ جمع کی جبر واحد بھی نکالتے ہین جیسا کہ اس شعر مین شمک

گھر اوسکا حسینون سے پر نور ہوا کہا	صحبت ہے نکالی تو طلسمات نکالے

اور چند الفاظ اور جملہ ایسے بھی ہین کہ کل خواص و عوام کے زبانون پر غلط جاری ہین کثرت شہرت اور استعمال سے اب وہ مین جاری دمزدون ہین اب اگر او سکو دخل کیا جائے تو ہو نہین سکتا مثلاً بسم اللہ ہو ئی در سلام علیک وغیرہ ذالک غور سے ان سب مین کوئی علامت تانیث کی نہین پائی جاتی اگر تذکیر استعمال کیا جاے تو محل تعجب ہو غلط العام فصیح مراد ایسے ہی لفظون سے ہے کہ او سکے خلاف نہ کہنا چاہئے اپنے ہی ملک کے فاضل کو بھی الفاظ

باندھین استعمال کیا ہی مگر یہہ کچھ خوب نہین بیت

فرق آیا کا جو تو کہین خدا خیر کرے | منہ نکلنے لگی یا تو کہین خدا خیر کرے

فصل سوم

جاننا چاہئے اگلے زمانہ مین
اس فن کو تکملہ اور علوم کا جانتے تہی اس زمانہ مین لوگون نے
بہت سہل سمجہہ لیا ہی سو یہہ غلط فہمی ہی شاعر کو بہت چیزین
لازم ہی سو وہ دشوار ہی بہر حال اگر یہہ چند امور حاصل ہو
تو اطلاق لفظ شاعر ہو سکتا ہی اول استعداد علوم عربیہ
اگر زیادہ نہو تو استحضار صرف و نحو کا بہت ضروریات
سے ہی دوسرے پڑہنا رسالہ عروض و قوافی و صنائع
و بدایع وغیرہ کا کسی استاد سے تیسرے شاگرد ہونا
کسی مسلم الثبوت مستند کا اور سالہا سال اسکو اچہہ

اوسنے اصلاح لینا جو کہ سیدھے دواوین اساتذہ اور
صحبت شعرا یا بجز بن شعرگوئی کسیے موقع اور فصل پر منحصر
نکرے ہمیشہ مشق بکثرت بڑھانا اور تازہ رکھنا مشغلہ
موزونیت کا علاوہ بران قدرت رکھتا ہو کہ کل بحور
سالم و مزاحف میں بحفظ وزن شعر کہے اور یہہ نو قسمین جو
نظم کی ہیں سب باہم کی نزدیک قدر حاصل ہو غزل و
قصیدہ و مخمس و مسدس و ترکیب بند و ترجیع بند
و رباعی و قطعہ و مثنوی اور جسکو یہہ امور حاصل نہون
اوسپر اطلاق شاعر یکا ہوگا اگرچہ خوش فکر بھی
ہو اوسکو موزون الطبع کہینگے لطیفہ ایکبار ایک
شخص کسی شاعر کے پاس گیا اور درخواست کی کہ مجکو

شعر کہنا سکہاتے اونہون نے کہا کہ علم حاصل
کرو کتابین عروض و قوافی کی پڑہو اساتذہ کو دیوان
دیکہو فکر شعر کے لئے ایسے مقامات مین اکثر بیٹہا کرو
جہان سبزہ اور دریا وغیرہ ہو اگر طبع موزون رکہتے ہو
تو البتہ کچہہ اشعار بہم پہونچینگے وہ مرد سادہ لوح ایکدن
دریا کے کنارے جہان سبزہ بہی تہا صبح سے
شام تک بیٹہا رہا وقت مغرب استاد کے پاس آیا
اور کہا کہ کیا خوب تدبیر موزونیت طبع کی آپنے
بتائی کہ مین نے اوسپر عمل کیا اور موزونیت حاصل
ہوئی چنانچہ ایک مصرعہ موزون کر لایا ہون دوسرا
مصرعہ آپ لگا دیجئے اور یہ مصرعہ پڑہا مصرعہ

آب و دریا سبز ۔ اوستاد نے اوسکو احمق
جانکر یہہ مصرعہ لگایا مصرعہ ابجد حطی ہوز ۔ انتہی
پھر کیف چاہیے مبتدی کو کہ جسطرح شعر کہنا منظور ہوا وسکے
سب قوافی پہلے لکھہ لے اونمین سے غور کرے
کہ کتنے قوافی خاص لائق گنجایش مضامین ہین اونکو چھانٹ لے
سہل زمینونمین موزون کرے اول مصرعہ
ثانی لکھے بعد اوسکے مصرعہ لگاوی اور یہہ
بھی چاہیے کہ غزلہاے اساتذہ پر اکثر غزل کہے
کہ اوسپر سبز ہونا دشوار ہے اور اقسام اشعار
مین سے پہلے صرف ایک قسم غزل کی اختیار کرے
جب ہزارہا غزل مختلف الوزن و قوافی کہہ چکے

اور ملکہ اور استعداد کامل حاصل ہو تب اور
اقسام کی طرف رجوع کرے ابتدا ہی قصیدہ
و مثنوی و رباعی وغیرہ نہ کہے اور یہہ چند اقوال
حاسدین شعرا کے جو ہین مثلاً کچھہ لوگ یہہ کہتے
ہین کہ شعر کہنا گناہ ہے اور شاعری منحوس ہے
اور لطف شاعری ساتہ پر ختم ہوا اور یہہ
ایک امر لا فایدہ ہے ان اقوال پہ عمل نہ کرے ایسی
ایسے اقوال واہیہ کے جواب مین ہماری کتاب
موسوم بہ شوکت نادری بہم پہونچا کر دیکھے ایک
قطعہ ہمارا جو بہ مناسب مقام ہے وہ یہہ ہے لمولفہ

شعر ظفر اسیر پہ ختم شاعری کہتے ہین گر لوگ	غلط ہے غور و فکر ایدل بقدر جائے

شاعری کہاں ہی نبوت جو کبھی ختم ہو | ہی یہی فیض سخن لیکن پہنچ جاتے

شاہنامہ اب بھی اہل کمال اس زمانے کے کہہ سکتے ہیں مگر کوئی
قدردان کوئی نہیں شعر ہنوز آن برجستہ درفشان است
کی وخچانہ با محمود نشان ست ۲ ایک منشی نے کسی بار
دیکھا تھا کہ ایک بادشاہ کی جب ابتدا تخت شاہی جلوس
کی ہوا ایک منشی نے تاریخ دو فقرے صنعت سجع میں لکھ کر
پیش کیا اور ان میں سے جلوس بھی نکلتا تھا اور اس
بادشاہ نے صلہ بے انتہا دیا فی زمانہ ایک منشی نے
ایک تخت نشین حال کے جلوس کی ورانٹ فقرے
اسی صنعت میں لکھ کر گذرانے حضرت گوشہ چشم
بھی نہ کیا ایک شاعر نے قصیدہ ایک صاحب کے حضور

مین گذرانا قصیدہ بہت بلند تھا مگر اون صاحب نے اسکو
پڑھکر بخط خاص پیشانی قصیدہ پہ لکھا کہ در دفتر مجانین
داخل باشد کلام منظوم بالاتر و فصیح تر سب اقسام
کلام سے ہے دلیل عظمت اور بزرگی کی ثابت ہی
اسیے کہ آغاز کلام اللہ ایک مصرعہ موزون سے ہے یعنی
بسم اللہ الرحمن الرحیم اور اور بہت سے آیات انکا
موزون واقع ہوئے ہین اور کلام موزون بہت اصفیا
اور اولیا اور علما کے عالم مین بکثرت موجود ہین لیکن
چاہیے کہ صحت الفاظ و صفائی بندش و خوبی محاورات
و لطف معنی مین ہنگام موزونیت کوشش بلیغ کیجاسے اور فکر
سرسری اتفاق ہو جملہ فصحا مخصوص شاعر کو خطرے سے گرفتی وقت

روزمرہ گفتگو مین بہی از راہ سہل انگاری غلطی کسی قسم کی زبان پر نہ آئے ورنہ جب عادت غلط بولنے کی ہوتی ہی تو گاہ گاہ غلط بندش اشعار مین بھی ہو جاتی ہے اکثر الفاظ ہین کہ خواص اور فصحا کی زبانون پہ بھی جاری ہین ساکن الاوسط متحرک الاوسط اور متحرک الاوسط ساکن الاوسط ہوئے جاتے ہین مثلاً سمع اور شمع اور ایسی ہی مثال متحرک الاوسط کے سمجھنے چاہیے اور بجا بت سمع تو متحرک الاوسط کو ساکن الاوسط باندہے جاتے ہین جیسا کہ اس مصرعہ مین مصرع

ملبے رنگین بندہے نقائے شرد وین ہین * ہر چند مروج ہو مگر مستحسن الترک ہے اکثر ساکنان دیہات و قصبات متعلق مثصر لکہنو بعض الفاظ کو جو کہ خلاف اردو ہین اپنی زبانون پر جاری کیے ہین شہر ساکنان دیہات و قصبات متفرق

لکھنو کا بھی حال ہے بعض اونمیں سے لکھتا ہون تاکہ وہ لوگ
ہنگام موزونیت احتیاط کرین ازانجملہ یہی استعمال
ساکنان مغرب لکھنو یہہ لوگ اکثر چند الفاظ کو مذکر بولتے
ہین کہ درحقیقت مونث ہین اور چند الفاظ کو کہ درحقیقت
مذکر ہین مونث بولتے ہین مولف نے ایک قرن کے تجربہ
کرکے دریافت کیا ہے مثال مذکر مثلاً غزل و آواز
و جان و سیر و خلش و تکرار وغیر ذلک اور مثال مونث
کی یہہ ہے ارگھا دام و باجا و میوہ و پانی و نفع
و سال و بہس و رواج و تنباکو و رستہ و قلم
و شعر و خواب و پوجا و بالا و سایہ وغیر ذلک
اور جب ایک لفظ مونث کی مذکر اور مونث دو لفظ

نکالتے ہین جیسے کہ اب پہنا پہڑی گی اور دستاویز
لکہنا ہوگی اور جس جگہہ لینا پڑا اور دینا پڑا بولنا چاہیے
وہان بجاے الف یاے حطی یعنی لینے پڑا اور دینے پڑا
بولتے ہین اور کسطرح اور کیونکر کے مقام مین لفظ
کیسے کا استعمال کرتے ہین مثلاً پانی برستا ہی
ہین کیسے آؤن اور جہاز کو چلانا اور سیلاب کو
ابلاو بجلی چمکنے کو کوندنا کہتے ہے اور ساٹہہ ہو کو سمہوا
اور چہوٹی ہانڈی کو ہلیا اور گہنگہرو کا نیر اور
یون کو دیسی ہی کہولنی دیتی کو ٹہم دینا اور کمر دینا
اور قہوہ سو ہیا اور چہوٹی کو دیکہا سو الہ کو سلا ہو نا اضافہ لام
لیتے ہین اور کہا کو کرا اور کی کو کری لیتے ہین

اور چاشت اور دوپہرے ہین جو ہاسے ہوز سے ہے
اوسکو مکسور استعمال کرتے ہین اور باغ اور درخت
لگانے کو باغ اور درخت رکہنا اور خیمہ نصب ہونے کو
خیمہ لگایا جانا اور سنگ کہا انکو سب اہل زبان پیش لاتے
ہین اور الفاظ چارحرفی بیچ تیسرے حرف کو مکسور لیتے
ہین جیسے آفت اور ماتم اور جعفر اور جتنے حروف عربی
کے بروزن مفعول کے مشدد ہون بجا فتحہ کے کسرہ
زبان پہ لاتے ہین مثلاً مکمل اور مرتب وغیرہ ذلک اسم مفعول
کو مکمل اور مرتب بطور اسم فاعل بالکسر اور الفاظ مفتوح
الاول کو مکسور الاول بولتے ہین مثلاً کیفیت کو کیفیت
اور مکسور الاول کو مفتوح الاول زبان پر لاتے ہین

مثلاً مین کو میں اور الفاظ مضموم الاول کو مفتوح الاول
مثلاً موندھے کو مونڈھا اور لفظ کو مضموم الاول کہ بضمہ
مجہول ہے اوسکو بضمہ معروف استعمال کرتے ہین چنانچہ
سودانے ہجو حکیم مین لفظ کو کو بضمہ مجہول کاف رفو کے
ساتھہ قافیہ کیا ہے اور رفو مضموم معروف ہے اور
دہنی بائین کو داہنین بائین اور ساتھہ کو سنگ کو بجز لیتے
اور اگر کسی سے پوچھو کہ تمہارا کیا نام ہے تو اکثر جواب مین
کہتے ہین کہ مجھے یار علی کہتے ہین اور حال آنکہ یہہ چاہیے
کہنا کہ مجکو یار علی کہتے ہین سے کی جگہہ پر کو بولنا چاہیے
اور بہت سے حرف ہین جس بازار مین جو جنس بکتی
ہے مثلاً اگر مین لوہے کی منڈی اور جہان ناج

بولتے ہین مثلاً لکھنؤ مین بانس کی منڈی اور ہماری
نبارس مین کہ مسقط الراس مولف کا ہے جہان وان بکتے
ہے اوسکو وال کی منڈی کہتے ہین مگر بخلاف سب
شہرون کے فرخ آباد مین بعد نام بازار کی لفظ ہا
کا اضافہ کیا جاتا ہے مثلاً گنیڈہائی اور دلہائی اور
لفظ ہی کو جو ہندی مین تخصیص کے لئے آخر مین مقرر ہے
مثلاً رام غلام ہی کو کہا تہا سو ہی کو درمیان مین
لاتے ہین یعنی رام ہی غلام کو کہا تہا اور جہکوا
اور جہٹی دو ظاہر معروف کو لوگ پڈہی اور ڈبیا بولتے
ہین اور کمرے کو کٹہرا اور مچہانا یعنی
کسی کو باغ یا مکان یا صحن یا تالاب مین چارون طرف

گهومنا اور لوٹالنا بجاے پهیرنے کے اور گلگلی
کو پوڑا اور پهوپهی کو پهپهی بولتے ہین از انجمله
ہی ساکنان اضلاع مشرقی لکهنو یعنی الہ آباد و
بنارس سے پورب و نیز نواح مین جو دیہات اور قصبات
واقع ہین وہانکے لوگ چند الفاظ کو کہ مذکر ہین مؤنث بولتے ہین
مثلاً ہاتهی آری اور لشکر گئی اور جمع مذکر کی باضافه
یا اور نون کے لفظ آخر مین بناتے ہین مثلاً چاولین اور
مکانین اور سپاہی گلوریکو پانی کہیلی اور اکثر الفاظ
سہ حرفی مین الف آخر کو یای حطی کے ساتھ بدل
دیتے ہین مثلاً ہوا کو ہوی اور قبا کو قبی وغیر ذلک اور
ہاے ہوز کو بجاے لفظ وین کے ساکن لفظ آخر مین اضافہ کرتے ہین

مثلاً اکیسوین کو اکیسا اور بائیسوین کو بائیسا اور بول
چال دہقانیان مشرق کی بہت سے ہے اسطرف اعتنا نکیا
گیا ازانجملہ دو ایک بطور نمونہ لکھی جاتی ہین مثلاً دوسرے یہہ لفظ
مخاطب معزز کے لیے بجاے آپ کے اور یہہ ہو بجاے تعداد مثلاً
دو ہوا اور چار ہوا اور خبر لفظ مونث کی اکثر مذکر لیتے
ہین مثلاً دو اکھیا اور روٹی کھایا اور ایسا ہی ہے کہ جمع کی جگہہ
مفرد لیتے ہین مثلاً چار بجا ہوگا یا بازار سے پان آیا ہوگا اور
پانی برسنے کا آثار ہی اور جاڑے کا ایام آتا ہی اور حال انکہ
ان مقاموں مین بصیغہ جمع مستعمل ہونا چاہیے یعنی چار بجے اور پان آئے اور پانی برسنے
کے آثار ہین اور جاڑے کے ایام آگئے چنانچہ مولوی دلچسپ صاحب مرشد آبادی
کے مرثیہ کی ٹیپ سے یہہ بات ثابت ہوتی ہے ٹیپ

تھا جو اہل شاعر یا پاسین کو	چار و نو رفتے تیر لگا پایین کو

اس مقام پر تیر لگا موزون کرنا اونکو چاہیے تھا ظاہر یہہ ہے امور فصحا کے لیے واجب الترک ہین اور یہہ لوگ تیر کو پہیر پہرنا اور اجی کوہی لیتے ہین

فصل چہارم

مختصر در بیان قواعد و مصطلحات و مرکبات صرف اردو یہان تک مولف لکھہ چکا تہا اور ارادہ ختم کر چکا تہا کہ بعض احباب باعث ہوے واسطے لکھنے کچھہ قواعد صرف اردو کے عذر کیا گیا کہ اس بحث مین بعض کتابین مبسوط لکھی گئی ہین آ چکی ہین جو حضرات مزاج مطولات پسند رکھتے ہون وہ اون کتابون سے رجوع کر سکتے ہین تا رسالہ اس بحث مین تالیف نہین ہوا مگر یہہ بات مقبول طبایع نہوئی ناچار بحکم ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ کچھہ مصطلحات

اور مرکبات علم صرف کے بکمال ایجاز کہ بنا اس رسالہ کی اختصار
پر رکھی گئی ہی لکھے جاتے ہین اور جو امور مخصوص ہندی مین آتے ہین اوسی
قدر پر اکتفا کیا گیا عربی اور فارسی قواعد سے کچھہ علاقہ نہین
ہی **اصطلاحات قواعد یہہ ہین** حرکات ثلثہ
پیش اور زبر اور زیر کو کہتے ہین اور متحرک وہ حرف ہے جسپر پیش
یا زبر یا زیر ہوا ور مضموم و مرفوع وہ حرف ہے جسپر پیش ہو اور
مفتوح و منصوب وہ حرف ہے جسپر زبر ہوا ور مجرور و مکسور وہ حرف ہے
جسپر زیر ہوا ور ساکن اوزرہ وہ حرف ہے جسپر جزم ہوا ور مشدد
وہ حرف ہے جسپر تشدید ہوا ور تنوین اسکو کہتے ہین کہ حرف آخر
لفظ پر حرکات ثلثہ دو بار لائی جاوین مگر درحقیقت نون ساکن
اسکو کہتے ہین اور غنہ سے مراد ہے کہ نون آخر الفاظ خوب ظاہر

نہو مخفف پڑہا جاتا ہے اور حرف علت تین ہین الف واو یا
کہ جسکا مجموعہ وای ہوتا ہے اور الف ممدوده وه کہ دوسرے الف کے
ساتہہ ملے اور مقصوره برخلاف اسکا اور موقوف وه ہے کہ وه اور
ماقبل اسکا متحرک ہو معجمہ حروف منقوطا اور مہملہ غیر منقوط کو کہتے
ہین اور فوقانی وه حرف ہین کہ جنکے اوپر نقطہ ہوا اور تحتانی
وه حرف ہین کہ جنکے نیچے نقطہ ہوا اور موحده ایک نقطہ والے اور
مثناة دو نقطہ والے اور مثلثہ تین نقطہ والے کو کہتے ہین اور معروف
وه ہین کہ جنکے واو کا ضمہ خوب ظاہر پڑہا جاوے اور مجہول برعکس اسکے
اور ایسا ہی حال کسرہ یای معروف و مجہول کا اور محذوف
حروف مشدده کو کہتے ہین اور واو معدولہ وه ہے کہ لکہنے
مین آوے و پڑہا نہ جاوے اور سکنی کو کہتے اظہار حرکت

آخر لفظ مین لکھتے ہین اور حروف متشابہ وہ ہین جو ایک صوت
کے ہون اور مخفف وہ حرف ہے جو کسی لفظ سے کم کیا جاے اور لفظ
کو صیغہ سمجھنا چاہیے اور مشتق کلمہ مستخرجہ کو کہتے ہین اور قسمین اسکی
سات ہین اسم فاعل و اسم مفعول و صفت مشبہ و اسم تفضیل و
اسم آلہ و اسم ظرف و اسم حالیہ اور مخاطب وہ شخص ہے جس سے خطاب
کیا جاوے اور مرادف وہ دو لفظ ہین کہ ایک معنی کے ہون اور
نکرہ وہ ہے کہ شخص غیر معین پر اطلاق اوسکا ہوا اور معرفہ وہ ہے کہ کہنا
اوسکا ایک شخص معین پر درست ہوا اور مقدر وہ ہے کہ عبارت مین نہو
اور معنی اوسکے لیے جاوین اور اشباع دراز کرنا حروف علت کا
اور ترخیم دور کرنا حرف کا کلمہ کے آخر سے جاننا چاہیے
کہ کلمہ ایک لفظ ہے وہ تین قسم ہے اسم و حرف و فعل اسم وہ ہے

کہ جسکے معنی مین زمانہ نپایا جاوے اور حرف وہ ہی کہ بغیر اور کلمہ ملانیکی اسکے معنی حاصل نہون اور فعل وہ ہے کہ جسکے معنی مین زمانہ پایا جاوے اور زمانے تین ہین ماضی حال استقبال اور قسام ماضی کے چھہ ہین ماضی قریب ماضی بعید ماضی مطلق ماضی استمراری ماضی شکیہ ماضی تمنی اور یہہ سب مصدر سے مشتق ہوتے ہین اور علامت مصدر کی جیسے کہ فارسی مین دن اور تن ہے ایسی ہی ہندی مین نا ہے آخر لفظ الا بعض اور مصدر کی دو قسمین ہین ایک معروف جسکا فاعل معلوم ہو دوسرے مجہول جسکا فاعل معلوم نہو اور مضارع بنتا ہے حال و استقبال سے اور علامت مضارع کی عربی مین جیسے اتین ہی اوسی طرح ہندی مین آتا ہے اور آویگا اور علامت ماضی کی ہندی مین الف آخر لفظ کا ہے جیسا کہ عربی مین لفظ ماضی مین لام کلمہ یعنی حرف آخر لفظ مفتوح ہوتا ہے اور جیسا کہ عربی مین چہ صیغہ مقرر ہین اوسی طرح ہندی مین

فقط دس صیغے ہوتے ہین دو مذکر غایب دو مونث غایب دو مذکر حاضر دو
مونث حاضر اور دو متکلم مع الغیر مثبت او منفی چار صیغہ جو کم ہین اوسکی وجہ
ظاہر ہی کہ ہندی مین درمیان تثنیہ اور جمع کے کچھہ فرق نہین اور امر و نہی
مضارع سے بنتے ہین حاضر سے حاضر غایب سے غایب مجہول سے مجہول معروف
سے معروف اور علامت امر کے ہندی مین اکثر ساکن ہونا حرف آخر کا ہی او
علامت نہی کی اضافہ کرنا نون اول لفظ مین اور جسطرح ماضی مین
کئی قسمین ہین اوسیطرح امر و نہی مین بھی کئی قسمین ہین اور سوا فعل
کے لئے فاعل کا ہونا ضرور ہی پس علامت فاعل کی ہندی مین نے یا والا اور
ہی اور الفاظ ہندی مین اگر آخر کو یای حطی و الف بڑہایا جاوے تو بھی علامت
فاعل سے مثلاً گویا اور ترکیب اسم فاعل کی جو فارسی لفظونکی
ساتھہ مستعمل ہو وہین نہین کہ کسی اسم جامد پر صیغہ امر کا یا کوئی

فاعل کی اضافہ کیجاے تو معنی فاعل کے پیدا ہوتے ہین مثلاً
دستگیر و پرہیزگار و آہن گر و خردمند و ہنرور و شرمگین و دردناک و
مہربان و آبدار و نشان دار و سردار و سرپوش وغیرہ ذالک اور علامت
مفعول کی ہندی مین لفظ گیا اور کوا اور ہوا ہے اور قسمین مفعول کی
ہین مفعول فیہ مفعول لہ مفعول معہ مفعول مطلق او یہہ عربی مین مضارع سے
نبتا ہی اور اسم تفضیل اور اسم آلہ ہندی مین نہین ہوتا مگر اسم ظرف
البتہ ہوتا ہی قسمین اوسکی دو ہین ظرف زمان اور ظرف مکان اور ہندی مین علامت
اوسکی لفظ مین ہے لیکن جھرنا اور رہنا اگرچہ مصدر ہین لیکن معنی مکان کے
اونسے حاصل ہوتے ہین یعنی جھرنا جگہہ جاری ہونے پانی کی اور رہنا جگہہ رہنے
جانوران شکاری کی اور فارسی الفاظ مستعملہ اردو مین جو علامتین
ظرف مکان کی ہین وہ یہہ ہین خانہ و دان و گاہ و ستان و

زار و سال و سالہ اور مبتدا اوسکو کہتے ہین جسسے جملہ کا آغاز
ہوا اور خبر اوسکو کہتے ہین کہ جسسے جملہ کا مطلب واضح ہوا اور
مضاف اوسکو کہتے ہین جو کہ اضافت کیا گیا ہو کسی شے کیطرف اور
جس شے کیطرف اضافت کیا گیا ہو اوسکو مضاف الیہ کہتے ہین اور
بدل اوسکو کہتے ہین کہ جسکو کسی شے سے بدلا ہو اور جس چیز کے ساتھہ
بدلا گیا ہو اوسکو مبدل منہ کہتے ہین اور جاننا چاہیے
کہ الفاظ سہ حرفی ہندی مین اگر آخر حرف الف یا ہا ہوز ہو تو انکو
جمع بنانے کے لئے یا اور کسی ضرورت کے واسطے یای حطی کے ساتھہ
بدلنا جایز نہین مثلاً دادا آنا کو دادے آتے اور لالہ کو لالی نہین کہہ سکتے اور ایسا ہی
الفاظ سہ حرفی فارسی اور عربی کے لئے بھی سمجھنا چاہیے مثلاً شمار
کو شمارے اور قبا کو قبے بولنا جایز نہین اور صفت کہتے ہین

ہین تعریف کرنیکو اور موصوف وہ جسکی صفت کی گئی ہو اور
مشبہ وہ ہے جو کہ تشبیہہ دیا گیا ہو اور مشبہ بہ وہ ہے جسمی تشبیہہ دی گئی ہو
اور علامت اوسکی ہندیمین لفظ سا کا ہی اور معطوف وہ ہے جو کہ عطف
کیا گیا ہو اور معطوف علیہ وہ ہے کہ جسپر عطف کیا گیا ہو کہ وہ ہندیمین
لفظ اور کا ہے اور موصول وہ ہے کہ بغیر صلہ کے ملے اوسکا مطلب حاصل
نہو اور ضمیر وہ اسم ہے کہ بنایا گیا ہو واسطے غایب اور حاضر اور متکلم کے
اور قسمین اوسکی دو ہین متصل و منفصل اور افعال ناقصہ وہ ہین کہ جنکا فاعل
اور مفعول نہین ہوتا بلکہ اسم و خبر کو چاہتے ہین اور ترکیب سے مراد
ملانا دو کلمون کا باہم اور مرکب وہ دو کلمہ ہین کہ آپسمین ملے ہون اور
قسمین جملے کی دو ہین خبریہ اور انشائیہ خبریہ کی یہہ قسمین ہین جملہ فعلیہ جملہ اسمیہ
جملہ شرطیہ جملہ قسمیہ جملہ معترضہ اور انشائیہ ہین امر و نہی و استفہام و ندا

وغیرہ ہین اور اضافت کی دو قسمین ہین لفظی و معنوی اور علامت
اوسکی تین ہین کا اور کے کی اور موزون وہ ہے جو کہ وزن کیا گیا
کسی چیز کے ساتھ اور موزون بہ وہ ہے کہ جسکے ساتھ وزن کیا جاے
اور نسبت اوسکو کہتے ہین کہ منسوب ہو کسی شے کی طرف جیسے
کہ عربی مین ملکی اور فارسی مین فاختی اور ہندی مین حلقی اور مبنی
اوسکو کہتے ہین کہ حرکت اور سکون اوسکا بسبب عامل کے نہو جیسے
انا اور نحن اور ندا پکارنے کو کہتے ہین اور منادی وہ جو پکارا جاے
ہندی مین اوسکے لیے کئی لفظ مقرر ہین مثلاً ای و ارے و ابے
و او و ای اور مستثنیٰ اوسکو کہتے ہین جو کسی شے سے جدا کیا
جاے اور جسمین سے جدا کرتے ہین اوسکو مستثنیٰ منہ کہتے ہین اور وہ لفظ
سوا اور مگر کا ہی اردو مین اوسکے لیے کوئی لفظ جداگانہ

اور علامت شرط وجزا کی اردو مین لفظ جو اور تو ہے اور
علامت تردید کی اردو مین لفظ چاہو اور نہین تو ہے اور
علامت تصغیر کی اردو مین لانا ایک الف کا ہے آخر لفظ مین مثلاً گھوڑے
اور گھوڑیا اور علامت ایجاب کی اردو مین لفظ ہان اور جی کا ہے اور
اسم دو طرح پر ہے منصرف اور جامد منصرف وہ جو کہ گردانین جاوین اور جامد
وہ جنکی تصریف نہو سکے اور لازمی وسکو کہتے ہین کہ صرف فاعل ہی کو
چاہیے اور متعدی وہ جو کہ مفعول کو چاہے اور متعدی کی تین قسمین ہین
متعدی بیک مفعول اور متعدی بدو مفعول و متعدی بسہ مفعول اور
اسماء اشارات اور استفہام اردو مین یہہ ہین وہ و کون
و کوئی و اس و جس و کس

فصل پنجم

مختصر مصطلحات و مرکبات عروض و قوافی مین عروض بالفتح

اون نام اوس علم کا ہی کہ جس سے اوزان شعر دریافت ہوویں
ہین اور شعر لغت مین جاننے کو کہتے ہین اور اصطلاح مین کلام موزون
مقفا کو کہتے ہین اساتذہ قدیم نے سولہ بحور قرار دی ہین
جیسا بیان ہووے اوزان اور بھی نکالے ہین اب نام ان بحرون کے جو اس قطعہ
سے حاصل ہوتے ہین قطعہ رجز خفیف و رمل منسرح و مجتث
بسیط و وافر و کامل ہزج طویل و مدید و مشاکل و متقارب
سریع و مقتضب ؛ مضارع و متدارک قریب و جدید ؛
اور متاخرین نے گیارہ اوزان اور بھی نہایت بحر و استخراج کئے ہین اونکے
نام یہ ہین عریض و عمیق و سریم و کبیر و ذلیل و قلیب
و حمید و صغیر و اصم و سلیم و حمیم از انجملہ طویل
و مدید و بسیط و وافر و کامل از بحر مثمن اہل فارس نے کم

شعر کہتے ہیں اور بحر میں جنسے انشا ہو موضوع کہتے ہیں کہ انکو ارکان

افاعیل کہتے ہیں اور وہ دس ہیں دو ان میں سے خماسی فعولن و

فاعلن ہر ایک میں ایک سبب خفیف اور ایک وتد مجموع اور آٹھ انمیں سے سباعی

مفاعیلن و مفاعلتن ایک وتد مجموع اور ایک فاصلہ صغری سے مرکب ہیں

اور مستفعلن اور فاع لاتن و مفعولات ہر ایک مرکب ہیں دو سبب خفیف

اور ایک وتد مفروق سے اور سبب اصطلاح عروض میں کلمہ دو حرفی

کو کہتے ہیں اگر حرف دوم متحرک ہو وہ سبب ثقیل ہوگا اور وتد

کلمہ سہ حرفی کو کہتے ہیں اگر حرف آخر ساکن ہو تو وتد مجموع اور

اگر درمیان کا ساکن ہو تو وتد مفروق کہتے ہیں اور فاصلہ کہ معنی

ستون کے ہیں اور وہ دو قسم کی ہیں صغرا اور کبرا فاصلہ صغری کلمہ چہار

حرفی کو کہتے ہیں کہ تین حرف اول اسکے متحرک ہوں اور فاصلہ

کبھی کلمۂ بحری کو کہتے ہیں کہ چار حرف اول کو ساقط کر لیں

جاننا چاہئے کہ ہر ایک بحر تکرار ارکان سے قرار پائی ہے
ازانجملہ پہلے آٹھ بحریں ایک رکن کی تکرار سے حاصل ہوئی ہیں ہزج
و رجز و رمل و کامل و وافر و متقارب و متدارک اور پیچھے نو
دو رکنوں کی تکرار سے حاصل ہوئی ہیں طویل و مدید و بسیط و
سریع و مجتث و منسرح و مضارع و مقتضب و بحر طویل
چار فعولن و مفاعیلن سے اور مدید چار فاعلاتن فاعلن سے
اور بسیط چار مستفعلن و فاعلن اور وافر آٹھ مفاعلتن سے
اور کامل آٹھ متفاعلن سے اور ہزج آٹھ مفاعیلن سے
اور رجز آٹھ مستفعلن سے اور رمل آٹھ فاعلاتن سے اور سریع مستفعلن
مستفعلن و مفعولات سے دو مرتبہ اور منسرح مستفعلن مفعولات سے

چار مرتبہ اور خفیف فاعلاتن مستفعلن فاعلات سے دو مرتبہ اور مضارع
مفاعیلن فاعلاتن سے چار مرتبہ اور مقتضب مفعولات مستفعلن سے چار مرتبہ
اور مجتث مستفعلن فاعلاتن سے چار مرتبہ اور متقارب آٹھ فعولن سے
اور متدارک آٹھ فاعلن سے اور قریب مفاعیلن فاعلاتن سے دو مرتبہ اور
جدید فاعلاتن مستفعلن سے دو بار اور مشاکل فاعلاتن مفاعیلن
مفاعیلن سے دو بار اور جو شعر آٹھ رکن سے تمام ہوا اسکو مثمن اور جو چھ
رکن سے تمام ہوا اسکو مسدس اور جو چار رکن سے تمام ہوا اسکو
مربع اور جسکے ارکانمیں تغیر نہوا اسکو سالم اور جسمیں تغیر واقع ہو
اسکو مزاحف کہتے ہیں اور رکن اول مصرعہ اول کو صدر
اور رکن آخر کو عروض کہتے ہیں اور رکن اول مصرعہ دوم کو
ابتدا اور رکن آخر کو ضرب و عجز کہتے ہیں اور جو رکن درمیان ارکان

سکے واقع ہوا اسکو شکستہ کہتے ہین اب جاننا چاہیے
کہ علم عروض مین تقطیع ضروریات سے ہی اور تقطیع سے اصطلاحاً مراد
یہ ہے کہ حروف ہر جزء اجزای ارکان کے موافق ہون متحرک برابر
متحرک کے ساکن برابر ساکن کے آئے اختلاف حرکات جائز نہین
اور تقطیع مین حروف مکتوبہ معتبر نہین بلکہ ملفوظ چنانچہ الف ممدودہ اور کسرہ
اشباع کو اور حرف مشدد کو دو حرف تالی کے شمار کرتے ہین
اور اگر دو حرف ساکن کسی لفظ مین ہون تو ایک کو ساقط کر دیتے ہین
اور واو عطف کو اور ہای مختفی اور نون کو بجای حرف لیتے ہین اور کبھی ساقط
کر دیتے ہین اور ایسا ہی حال ہے تا مسبوقیت کا یہانتک بیان سالم کا
با تفصیل لکھا گیا اب حال زحافات و علل کا مختصر لکھا جاتا ہے
زحاف اصطلاحاً نام تغیرات جزئیہ کا ہی کہ ارکان مین واقع ہون

کے واقع ہوتے ہیں یا نقصان پایہ از فراش یا بالکلیہ حرکت کے ساکن کرنے میں
اور تعریف زحافات کی یہ ہی اضمار بالکل ساکن کرنا ثانی متحرک کا متفاعلن سے
کا خبن بالفتح ساقط کرنا دوسرے حرف کا رکن فاعلن اور فاعلاتن
اور مستفعلن و مفعولات متفعلن سے وقص بالفتح ساقط کرنا حرف
دوم متحرک کا رکن متفاعلن سے طی بالفتح اسقاط چوتھے حرف ساکن کا
و مستفعلن سے کہ اول رکن میں واقع ہوں اور یہ زحاف مخصوص ہے بسیط و
منسرح و رجز و سریع و مقتضب میں آتا ہی اور رکن مستفعلن
میں نہیں آتا عصب بالفتح اول و سکون ثانی ساکن کرنا ہی
لام مفاعلتن کا قبض ساقط کرنا ہی لام متحرک کا مفاعیلن فعولن
اور یہ زحاف بحر طویل اور ہزج اور متقارب اور مضارع میں آتا ہے
عقل بالفتح ساقط کرنا ہی لام متحرک کا مفاعلتن اور مفاعلتن

اور یہہ زحاف فقط بحر وافر میں آتا ہے کف بالفتح ساقط کرنا حرف
ساتویں ساکن کا فاعلاتن اور فاعلات سے اور یہہ زحاف بحر طویل اور
مدید و ہزج و رمل و خفیف و مجتث و مضارع میں واقع ہوتا ہے
زحاف جو کہ آگے گئے مفرد ہیں اب زحاف مرکب
لکھے جاتے ہیں خبل بالفتح اول و سکون ثانی موحدہ اجتماع خبن و طی
کو کہتے ہیں یعنی مستفعلن سے فا اور سین کو اور مفعولات سے واو اور
کو دور کرتا ہے خزل بفتح خاء معجمہ اجتماع اضمار و طی
کا ہے کہ متفاعلن سے مفتعلن باقی رہتا ہے اور یہہ بحر کامل میں آتا ہے
شکل بالفتح خبن اور کف کا اجتماع ہے کہ فاعلاتن سے
فعلات اور مستفعلن سے متفعل بضم لام باقی رہتا ہے اور یہہ بحر خفیف
اور مدید اور رمل اور مقتضب اور مجتث میں آتا ہے نقص اجتماع عصب

اور کف کا ہی کہ مفاعلتن سے مفاعیل باقی رہتا ہی اور خاص بحر
وافر میں آتا ہی **تشعیث** یہہ حذف کرنا ہی ایک متحرک کو دو حرف
متحرک سے کہ وتد مجموع میں ہو یعنی فاعلاتن سے فالاتن باقی رہتا
اور بحر خفیف و رمل و مدید و مجتث میں آتا ہی **معاقبہ** اصطلاح
میں اسکو کہتے ہین کہ دو سبب خفیف جو شعر میں متصل ہوں انکو زحاف سے
سلامت رکھے اور وہ صرف دو رکن ہیں ایک مستفعلن اور مفاعیلن
اور یہہ زحاف بحر مدید و منسرح و رمل و وافر و ہزج و خفیف و طویل
و کامل و مجتث میں آتا ہی **مراقبہ** اصطلاح میں اسکو کہتے ہین کہ دو سبب
مفاعیلن و مفعولات و مستفعلن میں آتے ہین انکو حذف نہ کری
اور یہہ زحاف بحر مشاکل و مقتضب و مضارع و سریع و منسرح میں آتا ہی
مکانفہ اصطلاح میں اسکو کہتے ہین جو بحر سریع و منسرح

وہ مخبون ہوں اونکو سلامت رکھے تسبیغ اصطلاح مین اسکو
کہتے ہین کہ جو سبب خفیف عروض وضرب مصرعہ مین واقع ہو اوسپر ایک
الف زیادہ کرین جیسا کہ فعولن سے فعولان اور فاعلاتن سے فاعلاتان
اور یہہ زحاف بحر ہزج ورمل ومضارع ومتقارب ومدید وطویل
ومجتث مین آتا ہی ترفیل اصطلاح مین اسکو کہتے ہین کہ جو وتد مجموع
ضرب مصرعہ مین واقع ہو اوسپر سبب خفیف کو زیادہ کرین جیسا کہ متفاعلن
کو متفاعلاتن کرے اور یہہ زحاف بحر کامل اور رجز مین آتا ہی خزم
اور یہہ زحاف فقط اشعار عربی مین آتا ہے حذف اسکو
کہتے ہین کہ ساقط کرے سبب خفیف کو آخر رکن سے پس فعولن سے فعو
اور فاعلاتن سے فاعلا اور مفاعیلن سے مفاعی باقی رہتا اور یہہ زحاف
بحر رمل ومتقارب ومدید وہزج وخفیف مین آتا قطف

اوسکو کہتے ہین کہ جو ساقط کری سبب خفیف کو آخر رکن سے
جیسا کہ مفاعلتن سے مفاعل اور یہہ خصوصیت رکہتا ہے بحر وافر سے
قصر اوسکو کہتے ہین جو ساقط کری حرف ساکن کو سبب خفیف سے آخر رکن
مین جیسا کہ فاعلاتن سے فاعلات بسکون تا اور فعولن سے فعول بوقف
لام قطع اوسکو کہتے ہین کہ جو ساقط کری ایک حرف کو آخر وتد
مجموع سے اور ما قبل اوسکے ساکن کرے جیسا کہ مستفعلن سے مستفعل اور
متفاعلن سے متفاعل اور یہہ خاص ہے رجز و کامل و رمل
و متدارک و بسیط و مدید و سریع و خفیف و مجتث و مقتضب مین آتا ہے
حذذ بفتح حا حطی و دو دال معجمہ اوسکو کہتے ہین کہ جو ساقط
کرے وتد مجموع کو آخر رکن سے جیسا کہ مستفعلن سے مستف
و متفاعلن سے متفا اور یہہ فقط بحر کامل و رجز اور متدارک مین آتا ہے

صلم اوسکو کہتے ہین کہ جو ساقط کری وتد مفروق کو آخر
رکن سے جیسا کہ مفعولات سے مفعو اور یہہ بحر سریع و منسرح و مقتضب
مین آتا ہی **وقف** اوسکو کہتے ہین کہ ساکن کری تا مفعولات
کے متحرک تا کو اور یہہ تین بحرون مین آتا ہی سریع و منسرح و مقتضب
کسف اوسکو کہتے ہین کہ ساقط کرے حرف ہفتم کو جیسا کہ مفعولات
سے مفعولا اور یہہ بحر سریع و منسرح و مقتضب مین آتا ہے
بتر اوسکو کہتے ہین جو کہ جمع کرے ثلم و حذف کو رکن مفعولن مین
اور جمع کرے قطع و حذف کو فاعلاتن مین اور جمع کرے خرم
و جب کو مفاعیلن مین اور یہہ تینون بحر ہزج و رمل و مضارع و مجتث و
خفیف مین آتا ہی **خرم** اوسکو کہتے ہین کہ ساقط کرے حرف اول
کو رکن سے وتد مجموع جیسا کہ مفاعیلن سے فاعیلن اور یہہ بحر

منسرح و مضارع میں آتا ہی ثلم اوسکو کہتے ہیں کہ اسقاط
کرے حرف اول کو رکن فعولن سے جیسا کہ فعولن سے عولن
رہے ثرم اوسکو کہتے ہیں کہ جمع کرے خرم و قبض کو رکن فعولن میں
پس عول باقی رہتا ہی اور یہ بحر طویل و متقارب میں آتا ہی
شتر اوسکو کہتے ہیں جو کہ جمع کرے خرم و قبض کو
رکن مفاعیلن میں اور اسقاط کرے حرف اول و پنجم کو پس
فاعلن رہتا ہی خرب اوسکو کہتے ہیں جو کہ جمع کرے خرم و کف
کو رکن مفاعیلن میں اور اسقاط کرے حرف اول و ہفتم کو
پس فاعیل یعنی مفعول باقی رہتا ہی اور یہ بحر منسرح و مضارع میں آتا ہی
تشعیث اوسکو کہتے ہیں کہ رکن فاعلاتن سے حرف اول
اسقاط کرے اور فاعلتن باقی رہے اور یہ خفیف میں آتا ہی

آتا ہے قصم بفتحتین جمع کرنا ہے خرم و عصب کو رکن مفاعلتن میں
یعنی حرف اول کو ساقط کرکے حرف پنجم کو ساکن کرتا ہے پس
فاعلتن بسکون لام باقی رہتا ہے جمم بفتحتین مجتمع کرنا ہے
خرم و عقل کو رکن مفاعلتن میں یعنی حرف اول و پنجم کو ساقط کرنا
ہے پس فاعلن باقی رہتا ہے عقص بفتح عین و سکون قاف
مجتمع کرنا ہے خرم و نقص کو یعنی رکن مفاعلتن سے حرف اول
کو ساقط کرکے حرف پانچویں کو ساقط کرتا ہے پس مفعول
باقی رہتا ہے اور خاص بحر وافر میں آتا ہے قطع اور یہ قطع
کرتا ہے ایک سبب خفیف کو اوس سے جو دو سبب خفیف ہوں خبن
مستفعلن سے فاعلن باقی رہتا ہے اور یہ بحر منسرح اور رجز میں
آتا ہے حذف اور یہ رکن مفاعیلن سے سبب خفیف کو دور کرتا ہے

کہ مفاعیلن سے مفا باقی رہتا ہے ہتم بالفتح اور یہ جمع کرتا ہے حذف
و قصر کو رکن مفاعیلن میں پس مفاع باقی رہتا ہے ذلل بفتحتین اور یہ
جمع کرتا ہے خرم و ہتم کو رکن مفاعیلن میں پس فاع باقی رہتا ہے اور یہ
بحر ہزج و مضارع میں آتا ہے خلع بالفتح یہ جمع کرتا ہے خبن و قطع کو
رکن مستفعلن میں کہ مفاعلن باقی رہتا ہے جحف بفتح جیم و سکون
حاے حطی اور یہ عمل خبن کا رکن فاعلاتن میں کرتا ہے کہ فعلاتن باقی
رہتا ہے شکل بالفتح اور یہ جمع کرتا ہے خبن و قطع کو رکن فاعلاتن
میں کہ فعلات باقی رہتا ہے اور رمل و مضارع میں آتا ہے نحر اور یہ اسقاط
کرتا ہے وتد و سبب کا مفعولات سے پس لا باقی رہتا ہے اور یہ سریع و منسرح
و مقتضب میں آتا ہے جدع بدال مہملہ اور یہ اسقاط کرتا ہے وتد و سبب خفیف
[illegible] کو رکن [illegible] سے اور ساکن کرتا ہے تا کو مفعولات کو [illegible]

ہر سہ بحور مذکورہ بین آتا ہی اگرچہ ہر ایک بحر سالم و مزاحف کی شرح
بسبیل آگہی کیواسطے لکہنا اشعار مثلہ کا مناسب تھا مگر خوفاً للتطویل
والاطناب کہ بنا اس رسالہ کی اختصار پر رکہی گئی ہے اسلئے خدمت طالبان
کے التماس ہے کہ زیادہ تشریح و تفصیل کے لئے رجوع رسایل
بسوطہ کیطرف فرماوین اور حال دوایر کا باختصار یہہ ہے کہ کل چہہ
دایرہ ہین ایک موتلفہ دوسرا متفقہ تیسرا مختلفہ چوتہا مجتلبہ پانچوان منتزعہ
چہٹا مشتبہہ اول سے بحر وافر اور کامل متعلق ہین دوسرے سے متقارب اور
متدارک تیسرے سے بحر طویل و مدید و بسیط چوتہی سے بحر ہزج و رجز و رمل پانچوین سے
مشاکل و سریع و جدید و قریب و خفیف چہٹی سے بحر مضارع و مقتضب و مجتث و
منسرح کو علاقہ ہی اور اوزان رباعی جدا لگاتے ہین اور رباعی کو
اختصاص بحر ہزج کے ساتہہ ہی اور چوبیس وزن اور زحافات حاصل ہوتی

شتر و جب و ہتم و کف و قبض و خرب و خرم ہے

وذکر اب کچھ مختصر قواعد قوافی کی لکھے

جاتے ہیں جاننا چاہیے کہ قافیہ عبارت ہے تکرار حروف معین الفاظ مختلفہ
میں کہ واقع ہوتے ہیں اواخر مصرعہ یا آخر ابیات میں اور حروف قافیہ نو ہیں

قطعہ قافیہ در اصل یک حرف است و ہشت آن تبع * چار پیش و چار پس این
مرکز آن دایرہ * حرف تاسیس و دخیل و ردف و قید آنگہ روی * بعد از ان وصل و
خروج است و مزید و نایرہ * اور چند قافیہ کی حرف آخر سے ہیں یا اول
اسی ساکن سے کہ نزدیک اوسکے ہو اور وہ متحرک کہ ماقبل اوسکے ساکن ہو
یعنی اول حرف قافیہ ہے لیکن اسی میں دخیل و ردف و قید بھی اول قافیہ ہیں
روی وہ حرف ہے کہ تحقیق قافیہ کی ابتدا اوسکی ہے اور تاسیس
الف ساکن کو کہتے ہیں کہ قبل روی کے آوے اور ایک متحرک درمیان

اوسکے اور ردی کے بیچ واسطہ ہووی ورا وس متحرک کو **دخیل** کہتے
ہین مثلاً یا در لفظ مائل و سائل ورنہ سید مثل قافیہ ہین اور قبیل لزوم
ما لا یلزم ہے اگر التزام اوسکا نکرین تو مائل کو ساتھہ گل کے قافیہ
کر سکتے ہین **ردف** بالکسر مراد اوس الف ساکن سے ہے کہ جسکا ماقبل مفتوح
اور اوس واو ساکن سے کہ جسکا ماقبل مضموم اور اوس یای ساکن سے جسکا ماقبل
مکسور ہووے اور فاصلہ قبل ردی کے آوے مراد ہے مثلاً جان جہان خون
چہون و شیر و شمشیر اور یہہ حرف معروف اور مجہول دو نو طرح سے آتا ہے
معروف وہ ہے کہ ضمہ ماقبل واو و کسرہ ماقبل یا خوب ظاہر ہو مثلاً دود و نمود
و دید و چکید اور مجہول وہ ہے کہ یہہ حروف خوب ظاہر نہون مثلاً رود و سرود
و بید و امید اور اجتماع ان دونون قسمون کا قافیہ مین جایز ہے مگر اختلاف
ردفون قافیہ مین کسی طرح سے جایز نہین اور **قید**

وہ حرف ہے کہ ساکن غیر ردف ہو اور فاصلہ قبل روی کے آوے مثلاً

صبر و ابر و بخت و تخت و درد و گرد و زیم و ریم و شنید و پوشید و مہر و چہر

و بست و شست و زشت و کشت وغیرہ کا اور اختلاف قید کا قافیہ

میں جائز ہے مثلاً بحر و شہر کو زہر و قہر کا قافیہ کر سکتے ہیں بلکہ رعایت قرب

مخرج کی بہتر ہے اور **حرف وصل** بعد روی کے آتا ہے جیسے

ہائے مختفی نالہ و سالہ میں اور **خروج** وہ حرف ہے کہ بعد خروج

آوے جیسے کہ ویش و پیش میں شین قسمت اور **نائرہ**

وہ حرف ہے کہ بعد مزید کے آوے جیسا کہ شین ہر دو شش بیسر و ریش اور

جو کچھ کہ بعد اس قید کے آوے وہ حکم ردیف میں ہے اختلاف ان

حروف کا قافیہ میں جائز نہیں فتحہ ما قبل تاسیس کو رس کہتے ہیں اور حرکت

حرف وصل کو اشباع کہتے ہیں اور وہ کبھی فتحہ اور کبھی ضمہ اور کبھی

کسرہ ہوتا ہی اور اختلاف ان حرفونکا جہان روی ساکن ہو جایز نہین
اور حرکت ماقبل ردف کو حذو کہتے ہین اور وہ نام حرکات ثلثہ
کا ہی اور اختلاف حذو کا ساتھہ ردف کے جایز نہین اور حرکت
ماقبل روی کو توجیہہ کہتے ہین اختلاف اوسکا بھی جایز نہین
لیکن اگر سبب روی حرف وصل کا متحرک ہو تو اختلاف توجیہہ کا جایز
ہوسکتا ہی اور حرکت حرف روی کو مجری کہتے ہین اور حرکات
خروج اور مزید کو نفاذ کہتے ہین اور نایرہ متحرک نہین ہوتا ہی
بیان عیوب قافیہ کا یہہ ہے اور وہ کئی طرح پر ہے اول وہ
مقید کا ایک مصرعہ مین ساکن اور ایک مین متحرک لانا مثلاً خراب
اور تاب کو قافیہ کرنا اور ایسا ہی حال ہے حروف وصل کا
وغیرہ کا اختلاف توجیہہ جیسے گل

اور دل کو قافیہ کرنا **تیسرے** اختلاف حرف ردف کا
یعنی دادا اور دیدا اور دود کو قافیہ کرنا **چوتھی** اختلاف روی کا
یعنی صباح اور سیاہ کو قافیہ کرنا خصوصاً جب قرب مخرج کے رعایت نہو
تو اور بھی قبیح تر ہی **پانچویں** ایطا ہی اور وہ مراد ہے تکرار
قافیہ سے ایک معنی پر اور ایطا کی ہی دو قسمیں ہیں خفی و جلی
خفی وہ ہے کہ مثل آب و گلاب ہو اور مثال **جلی** کی یہہ ہے
مثلاً بیا اور میا کو قافیہ کرنا اور تیرا اور میرا اور جیرا اور کیرا اور دردمند
اور حاجتمند و ستمگر و فسونگر و یاران و دوستان اسی قبیل سے ہیں
اور جمع ہونا انکا مطلع میں کسی طرح جائز نہیں اور جب تک کچھہ اشعار نکہا
جاے غزل یا قصیدہ میں تب تک تغیر قافیہ یا زیادتی یا نقصان حرف
جائز نہیں اور **ردیف** اوس تکرار لفظ کو کہتے ہیں کہ ایک کلمہ

مستقل یا بیشتر بعد قافیہ کے ابیات مین آوے اور حاجب
اوس کلمہ کو کہتے ہین کہ اول و آخر اوسکے قافیہ ہو جو کلمہ درمیان دو
قافیون کے واقع ہووے وہ حاجب ہے **خاتمہ** فی زماننا شعر
گوئی اور شعر فہمی ایسی آسان ہو گئی ہے کہ حضرات جو شعر کہتے ہین تو املای الفاظ
موزون شدہ صحیح نہین لکھہ سکتے مثلاً لفظ صاعقہ کو بشکل سابقہ لکھتے
ہین اور بااین بے استعدادی دعوی شاعری رکھتے ہین اور شعر فہمی کا یہ حال ہے

لطیفہ ایک امیر زادی بے استعداد لے ایک بیاض اشعار چیدہ و منتخب بنائی
سے بہت خوب مرتب کی تھی اس طرح پر کہ مثلاً ایک شعر صائب کا لکھا
اوسکے بعد جو اور اشعار صائب کے بہم پہونچے اوسکے نیچے لکھ کر اوپر
لفظ منہ یا وله یا ایضاً شنگرف سے لکھا اور جس شعر کے موزون کرنے
والے کا نام معلوم نہوا اوپر شنگرف سے لا اعلم یا لا ادری لکھہ دیا

ایک مرد بزرگ وہ بیاض اپنے سیر کے لئے لیگئے جب آ میں لائے
تو صاحب بیاض نے پوچھا کہ آپ کو کن شعرا کے اشعار پسند آئے
جواب دیا کہ سبحان اللہ ایک سے ایک بہتر ہے کسکو ترجیح دیجئے
مگر درحقیقت میاں لاالعلم و میاں لاپرہی و میاں منہ و میاں ولہ
بڑے زبردست شاعر ہیں اور ولی ذی الضیا تو ایسا کہتے ہیں
کہ جواب اوسکا نہیں ہو سکتا ہے جانا چاہئے
اردو میں بھی ہٹ اور تا ہندی بعد الفاظ ہند کے اضافہ کرنے سے
صورت مصدر کی پیدا ہوتی ہے مثلاً اوبٹ اور ذلاہٹ
اور گاہ گاہ واو اور تا ہندی کے آخر میں لانے سے بھی صورت
پیدا ہوتی ہی مثلاً رکاوٹ اور کھچاوٹ اور الف اور
نون کے بالای لفظ ہندی آنے سے معنی اُنکے سمجھتے ہیں مثلاً

احیان بمعنی وابستہ اور مفعول بمعنی بیقیمت اور کبھی فقط حرف نون
کی ول نقطوں لانیسے وہی کیفیت پیدا ہوتی ہے مثلاً نڈر و نڈل
اور ہر ایک رنگ کے لئے الفاظ جداگانہ اردو مین مقرر ہین
مثلاً سفید کے لئے چٹا سرخ کے لئے چہچہاتا سبز کے لئے لہلہاتا
زرد کے لئے ڈہڈہاتا سوا اسکے خلاف موزون ہونا نہین چاہئے
اور کہیں کی جگہہ کہتی بھی غلط ہی اور ایسے امور واجب الترک ہین
مثلاً اس مصرعہ مین مصرعہ کشور حسن ہے آباد تو کہتی کیا ہی اور
لفظ خیالی کا معنی خوگرفتہ زبان زد عالم مگر لغت مین معنی
اوسکے وحشی و بیدا کنندہ کے آئے ہین اور جس چیز کی عادت
ہو جاے اوسکو بھی کہتے ہین یہہ جو عادت کنندہ اور خوگرفتہ کے
محل پر بولتے ہین غلط ہے معتاد کہنا چاہئے اور ایسا ہی یہہ کہ اکثر

حضرات کا مرادف سمجھکر بولتے ہین یہہ بھی غلط ہی جانے کہ ایسی جگہہ بکرات
ومرات یا اور کوئی لفظ استعمال کرین اور ایزاد کا لفظ جو بمعنی
زیادہ اکثر مستعمل ہوتا ہے یہہ بھی ازروے لغت غلط ہے ازدیاد و زیادہ وغیرہ
صحیح ہی اور الف لام کا الفاظ ہندی فارسی پر لانا مثلاً حسب اللہ
وحسب الفرمودہ وفوق البھڑک وغیرہ اور زردالواہٹ لکھنا محض غلط ہے
اور ایسی الفاظ سے بھی اجتناب کرنا چاہیے مثلاً ملبوب و مرغوب و مدبغ
وغیرہ الک اور روشنائی بجاے مداد بھی غلط ہے جاننا کہ سیاہی
و مداد بجاے روشنائی مستعمل ہو اور لفظ تعنیالی بھی غلط ہے بجاے
اوسکے متین کہنا چاہیے اور لفظ آسامی کہ جمع اسم کی ہے بجاے مفرد
غلط ہے مثلاً ایسا کہنا نہین چاہیے کہ فلان شخص کو بیس روپیہ کی آسامی ملی
ہوئی یا فلان آسامی روپیہ نہین دیتے اور ایسا ہی حال الفاظ طما

کہ اکثر لوگ نون آخر کو ترک کر کے ایک ہی نون کے ساتھہ اس لفظ کو لکھتے
ہین اور منسوب اگرچہ از روی صیغہ صحیح ہو مگر استعمال اہل عرب مین نہین
ہی پس اس مقام پر مناسب اگر مستعمل ہو تو اولی ہے اور یہی
حال لفظ شہزادہ مستعملہ شعر گویان کا ہی کہ نقش نظر مولف سے نہین گذرا
اور جو لوگ کہ جو کی ساتھہ لفظ وہ کا قافیہ کرتے ہین یہہ بہی نہین جانتے
اسلیے کہ وہ کے آخر مین ہا ہوز ہی جو کا قافیہ کیونکر ہو سکتا ہی و
بیان اوقات لفظیہ اول قافیہ ہی بعض شعرا نے خلاف حرکت
سکون کے مستعمل کیا ہی اور ایسا ہی حال ہی تشدید غلو و لغو کا کہ اکثر
تخفیف بہی موزون کرتے ہین بہتر یہی ہی ور ہموار رہا وہیہ کہ خلاف
ان الفاظ کا استعمال نہو اگر ہی یا او بقدر تصرف جتنا اہل زبان
نے کیا ہین کیا چاہیے اور چند الفاظ العہد دولت سلاطین وغیرہ لکہ

غازی الدین حیدر شاہ بادشاہ اودھ جاری ہوگئے کہ بہت خوش معنی
ہین سب نے اونکو استعمال کیا از انجملہ ہین بالائی بجای ملائی اظہار بجای ابرار
اور پیش انداز بجای زیر انداز و رنگترہ بجای سنگترہ وغیر ذالک اور لطیفہ
اسکے تذکیر و تانیث کا یہہ خوب ہے کہ اسمای ذوی العقول مین ضمہ حرف
ماقبل واو آخر کا اگر معروف ہو تو غالبا باستثنای شیخ سدو وہ نام
ذکور ہی کا ہوگا مثلا ممدوا گدوا اگر ضمہ حرف ماقبل واو آخر کا مجہول ہو
تو غالبا وہ بیشتر ہمارے وہ نام اناث ہی کا ہوگا مثلا مسوا اور ہمارے
لوگون کی اور بعض ساکنان قصبات کے نام عجیب وغریب ہین مثلا
اسمای ذکور چھاکیپا ای نام بارہ گل گلستان حسن غنچہ رستان
حسین بدھ بالدین حبیب الدین آفتاب الدین شیخ ہمیری جمعہ
الادل تیلی محمد یارے اور ایک مرد بزرگ کا نام تھا گل زاغ علی ہے

سجع اونکا نام کا نگینہ پر کہدا ہوا تھا غنچۂ شگفتہ گُل زِ باغِ علیؑ
از نسیمِ عنایتِ ازلی ۔ اسمای اناث یا بیٹیاں پڑی بی بی آسیہ
اور اون کہٹولی بی بی یا حجرۂ اور یہ خاص عورت کی استعمال کے الفاظ بہت سے
ہین مثلاً ہلال کو اوپر والا اور شکی وقت حکیم کو چہری والا کہنا اور
سانپ کو رسّی اور ماموں اور چہپکلی کو تہکاری اور حیضہ کو
تہتکارا بولنا و لفج و نگوڑا و بلالون اور وارسی و درگور
و چہی و دو دو پہار وغیرہ مگر اسطرف اعتنا نکیا گیا اور جو لوگ کہ سمجہین
اور سچ اور سحض اور کسافت اور نباسی اور لونڈیانسی مین شین سمجہ
لاتے ہین اور کاغذ اور کیونکر مین قاف قرشت کو دخل دیتے ہین یا
فراخ کو مجاز اور زنجیر کو جنجیر بولتے ہین وہ خارج المبحث ہین اور
الفاظ محض زبان زد و عورتان اصطلاح مقرر ہو گئی ہے ایک

شمار حشرات الارض مین ہین اغلمنا نہین کیا گیا اور وہ بہت ہین
مثلاً یہہ فقرہ دو دو دی پوریں ادہین کو کلیہ یعنی دو دو پوریان اور
ہرن کا قلیہ اور یہہ کلیہ ہی کہ یہہ لوگ رے قرشت جو درمیان
لفظ کی واقع ہوا اوسکو لفظ مین ظاہر نہین کرتے اور جو الف آخر
لفظ مین ہوا اوسکو واو کے ساتھہ بدل دیتے ہین مثلاً ہرن کو ہین
اور صبح کو تڑ اور آیا کو آوا اور گیا کو گوا بولتے ہین اور نہانے کو نہانا
کہتے ہین اور ڈال دینگے کو ڈیر دینا اور روشنی کو چاندنا کہتے ہین
اور بعض اشخاص دوسرے الفاظ بولتے ہین مثلاً روٹی و روٹی ٹکڑہ و قو
اور اسکو ازدواج کا اہتمام ہین ... الا ... ترک کرنیکے ہین بلکہ جہیر جہاڑ اور
جہیر جہاڑ و ڈنک ٹوک اور لین دین اور بہول چوک اور ناک جہان تک آیا ایسے
الفاظ کے استعمال کا مضایقہ نہین اور بہت سے اوبہی الفاظ ہین کہ

زبان زد عوام ہین بلکہ خواص بھی بول جاتے ہین بعض مومنین سے
احتیاطاً واجب الترک جانکر لکھا جاتا ہین انابت بشتاب الکم علم اکل کچھ
الٹی ہتلی ایک ہمک السیہہ بصر جھڑ پا بولا پشتہ پکیں ای طرف پیر
بجای پاؤن بکر سیدجاب تقصر عیدجاتی لوبسی ببرلت بجاب جخنہ
جگھہ جادر جہوہ سہ موت دہین ہو کر پہنک مارنا دو جلکر سنتیت
سنون بجای جسم ستر بلا تشر البورش بی برات عیب فا التیو بجا لص کہ یہ
للوہو تسم تیسم تجہیر مو و مہشت ہماری کبان مرد آگے کہ گرگی
ولی طرف آئیز تا محرم شب لیلۃ القدر کی رات آب آبحیات کا پانی تو قوز
بجاے شایق بعض اشخاص اسطرح لکھ جاتے ہین کہ مبر شیوداگیا
بجھر حیوجو تی ہین گکی دیوار چھوپ میراو شیدہ ہمرسب زیادہ
ہزاروں گالی کا مشہور ہے دوسر عبدودی المقبول او خیر وغیرہ ی سوح

اور غیر ہم کے لئے مخصوص محل ہے بقول صاحب بیت ... لیکن

بخشا ہم یا لاصاب ۔ کہ زر قلب ... کس روی بار ... وہ ... اس کو غیر

کی لاتو تر کرتے ہیں ہے سے ساکن ان خصوصیات جو ارکان ... بیان ... کی

وہ کبھی ہے اسکے مختصر کر کے ایک کلمہ لکھا جاتا ہے مثلاً الفاظ اکثر مبتدی ... اول

کو مسلسل الاول کہتے ہیں یعنی سر اکو سر اور منہ کو منہ اور کسی چیز کے گم ہو جانیکو جانا

اور اس طرف کے مقام پر اور طرف وغیرہ ذلک اور خاص ساکن ان کو کہتے ہیں اکثر لفظ

مثلاً صبا یعنی جانب داری وجہ یا معنی مشابہت لیتے ہیں اصلیت ان لفظوں کی جو

معلوم نہیں کی چراغ تلے اندھیرا اسی کو کہتے ہیں اور ایسی نسبت اور الفاظ

سے ... کا پہلو ہو اصرار لازم ہی مثلاً شعر یہ آرزو ہی کہ وہ جو ہیں

کر دیکھو کوئی شکل ایسی نگار ... یار ... اگر چہ مصرعہ کی آخر میں لفظ کر دن واقع

ہوئی ... الٹا ... گیا ... ایسی ... غسل آگیا ۔ وہ ...

گذشتہ جب ہم کہا پہلا کیا پر مشاعرے سے احتیاط بہت کہ ایسے پیچ ادا اور وقت نکتے

سو وقت تکلم و مشہور بہت احتیاط کیا کے مثلاً یا پر یا جھڑ یا لگتا چلانا یا مارنا یا جانا تو

ایسی الفاظ مثلاً مالی و ماہی وغیرہ اور جہاں تک ممکن ہو نہیں تبدیل لغات عجیب کی

صرف ہوتا ہے جب تک سند سے لفظ فصیح ہم سکتے تک عربی و فارسی کا ہو زبان کرنا

لطف ہے اور ایک طرز اختیار کرنے چاہئے عاشقانہ یا عارفانہ یا تمثالی

یا جیسے پیدا سی ادا پہ چلنا چاہئے تا کبھی کوئی طور اور کبھی کوئی طور اختیار کرنا

طبیعت کو خراب کرتا ہے اور یہ صرف ہے جو دشمن ہیں ایک لوگ

ہر شعر کا ہو کر کہ اکثر وقت معروف دیکھا دیکھی زبان سے خارج ہو کر ایسا ہو

دلیل کرتے ہیں سب سے اساتذہ نے دیکھا کہ آیا چنانچہ ظہوری ترشیزی

اس حرف نے فنا کی ہے ظہوری سب قیاس کیا قدرت راہ کہ ساتھ

مثل فرق ثابت ظاہر کہ سقوط میں اور دوسرے مصرعوں میں ہو گیا ایسی

ان دونوں سے احتیاط کرنی چاہئے جانا چاہئے کہ زیادہ ایک
قرن سے عرصہ گذرا ہوگا کہ جا کسا صاحب جس قصبہ میں کہ ہمیشہ بزم سخن منعقد ہوا کرتی
رہی کہ ایک مہینہ کے بعد کہیں پندرہ دن کے بعد بلکہ قصبات
قیام میں مجھے مشاعرہ کا شوق ہوا ضلع فرخ آباد میں قریب چودہ برس کے گذری
ہیں تو مشاعرہ قائم کیا گیا تھا جو جاری تھا غدر سے پہلے کئی برس مشاعرہ ہوتا رہا
اور بعد غدر کے بھی سات آٹھ برس سے کہ برابر ہر مہینے کی نو چندی اتوار کو بزم سخن منعقد ہوا کرتی
غریب خانہ میں آراستہ ہوتی ہے اکثر حضرات شعرا اور رئیس کی جو اس قصبہ سے علاقہ
رکھتے ہیں شریک ہوتے ساتھ میں سامعین شریک ہوتے ہیں طرح سے مترنم غزل خوانی ہوتی ہے
عجب لطف ہوتا ہے قابل دیکھنے اور سننے کی اکثر حضرات دہلی اور لکھنؤ جو سیر کو یہاں تک تشریف
لائے ہیں تو محظوظ ہو کر یہاں سے لطف صحبت کے ہوتی امید ہے کہ حق تعالیٰ اس بزم کو بجا رکھے
اور ہمیشہ یہ سلسلہ جاری رہے نام ان حضرات کے جو اکثر شریک مشاعرہ کے ہوتے ہیں

ہیں یادگار اور مشتہار کے لیے اس کتاب کے آخر میں لکھدینا اسما مناسب معلوم ہوا

فہرست اسما اون شعرا کی جو شریک مشاعرہ ہمیشہ ہوتے ہیں

جو حضرات کہ مولف کے مشیر سخن کہے گئے ہیں — منیر

دیگر حضرات عالی درجات اکثر اونمیں تلامذہ منشی اسمعیل حسین صاحب منیر کے ہیں

سید قادر بخش صاحب المتخلص بہ قادر تخلص	سید محمد حسین صاحب نائب ناظم دفتر [illegible] تخلص	نواب احمد علیخان صاحب رضوان تخلص	مولوی سید محمد حیدر صاحب حیدر تخلص
سید دیدار علی صاحب دیدار تخلص	سید کرار حسین صاحب کرار تخلص	منشی سید فرزند حیدر صاحب صفدر تخلص	سید ابرار حیدر صاحب شباب تخلص
		سید [illegible] حیدر صاحب غضنفر تخلص	لالہ [illegible] صاحب جوہر تخلص
سید مشرف علی صاحب مشرف تخلص	سید اولاد علی صاحب اظہر تخلص	حافظ بہادر علی صاحب متین تخلص	غلام محمد خان صاحب خبیر تخلص
سید غلام پنجتن صاحب شوق تخلص	سید اولاد امیر علی صاحب امیر تخلص	پنڈت سورج پرشاد صاحب تخلص [illegible]	شیخ طاہر علی صاحب طاہر تخلص
طالب علیخان صاحب طالب تخلص	شیخ عبد اللہ صاحب فوق تخلص	حکیم محمد حسین صاحب حکیم تخلص	شیخ قادر بخش صاحب قاضی تخلص

سخاوت تخلص	شاد تخلص	ضبط تخلص	[illegible] تخلص
لیاقت تخلص	عنایت تخلص	شرف تخلص	مشتاق تخلص
حامد تخلص	ذاکر تخلص	تسلیم تخلص	شفا تخلص
فدا تخلص	وزیر تخلص	نشاط تخلص	حقیر تخلص
فصیح تخلص	حسن تخلص	[illegible] تخلص	محزون تخلص
[illegible] تخلص	[illegible] تخلص	[illegible] تخلص	مضطر تخلص
[illegible] تخلص	[illegible] تخلص	[illegible] تخلص	عاشق تخلص
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

لالہ گنیش دیال صاحب	لالہ بینک رام صاحب	میر محمد علی صاحب	سید ابرار علی صاحب
مفتون تخلص	سرور تخلص	تخلص	خطیر تخلص
مصطفیٰ خان صاحب	سید نذیر علی صاحب		
البق تخلص	تاجر تخلص		

المختصر جو صاحبان طبع موزون کہ اس شہر میں ہیں بلکہ
وہ ملک فکر سخن کرتے ہیں اور طالب شاد و شریک مشاعرہ ہیں اسلئے فکر
انکا ان سخن شعرا تمت ہیں لکھا گیا اور بعض ایسے ہیں کہ جنہوں نے یہہ مشغلہ
ترک کیا وہ بھی مشمول فقط الفطرہ میں لکھے الغرض یہہ رسالہ ختم ہوا لیکن چونکہ یہہ
پہلا رسالہ ہے اگر کچھ اصول اور قواعد اور تکلیف کے سے رہ گئے
ہوں تو عجب نہیں ہے سہو یا ایسا ایک تمہ بوجہ کی بے استعدادی اور
جلدی شتابی کی باعث ہے سو ناظرین با تمکین سے معاف اور
مند گزارش المختصر [illegible] اسما [illegible]

چند قطعات تاریخ کہ جو چند شعرا نے نسبت اختتام و انطباع اس کتاب کے موزون کی

قطعہ تاریخ از فکر عالی جناب عظیم الشان مستند مسلم الالقاب دیوراج صاحب متخلص بہ جوہر ناظر ... صاحب

شاگرد رشید منشی ... حسین صاحب متخلص بہ تنویر قطعہ تاریخ

مجموعہ ... یہ بیا بادر	جوہر نے کہی یہ اوس کی تاریخ

قطعہ تاریخ از فکر صاحب اقبال ... والا ... تنویر متخلص بہ تسلیم شاگرد رشید قطعہ

تا در خوش فکر یار و زبان	خامہ تسلیم رقم کرے سال

قطعہ تاریخ از فکر ... قربان علی مرزا حاتم علی صاحب متخلص بہ مہر

کہ بود این ہمہ جوہری در	گفتم اری مصرع تاریخ

قطعہ تاریخ از فکر ... صاحب متخلص بہ قاضی قطعہ

ہر شخص کو ... سنید ...	قاضی نے یہ لکھا سال تصنیف

تالیف جو کہ ... جس کے ... ریسا

کی ... کتاب

داد ... طبع کتاب ... عجب

طبع شد نسخہ ... بہار
۱۲۸۰

حسب تصنیف نادر ... ار

زہی ضبط ... احمد
۱۲۸۰

مجموعہ ... یہ ...

خوبی ... بیسار
۱۲۸۶